ماہنامہ

# انصار اللہ

قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

ستمبر 2023ء

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

مؤرخہ 23 رجولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع مرشد آباد، برھم پور زون، ندیا (مغربی بنگال) کے اختتامی اجلاس کے موقع پر اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 21 رجولائی 2023ء کو منعقدہ ایک روزہ تربیتی کیمپ مجلس انصار اللہ ضلع اننت ناگ (بمقام اندورہ، کشمیر) کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مکرم مولانا محمد یوسف انور صاحب قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 16 رجولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ضلع جمشید پور (جھارکھنڈ) کے موقعہ پر اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 23 رجولائی 2023ء کو منعقدہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ موگرال (کرناٹک) کے موقعہ پر اسٹیج کا منظر

↑

جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب قائد تربیت نومبائعین و نمائندہ مجلس انصاراللہ بھارت

---

←

جلسہ سالانہ برطانیہ 2023ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرتے ہوئے مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 27 نومبر 2022ء کو زیر صدارت مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند منعقدہ جلسہ یوم بزرگان (بمقام Pathappiriyam) کے موقعہ پر اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 27 نومبر 2022ء کو منعقدہ جلسہ یوم بزرگان (Elder's Meet 2022) (بمقام Pathappiriyam) کے موقعہ پر حاضرین کا منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ    نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ    وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

**عہد مجلس انصار اللہ**

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

# ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:21    تبوک 1402 ہجری شمسی۔ستمبر 2023ء    شمارہ:9

## فہرست مضامین


| | |
|---|---|
| اداریہ | 2 |
| درس القرآن ودرس الحدیث | 3 |
| ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | 4 |
| گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت | 5 |
| خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز | 6 |
| فتویٰ کفر کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں | 11 |
| 100 سال قبل ستمبر 1923ء | 16 |
| عقائد احمدیت | 17 |
| اختلافی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں | 22 |
| مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ گونڈہ مرحوم کا ذکر خیر | 24 |
| اخبار مجالس | 25 |



**نگران:**
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

**مدیر**
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

**نائب مدیر**
شیخ محمد زکریا
فون:79861 56091

**مجلس اِدارت**
جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین،
ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم،
سید اعجاز احمد آفتاب

**مینیجر**
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

**انسپکٹر**
عرفان احمد
فون:98782 64860

**مطبع**
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

**پروپرائٹر**
مجلس انصار اللہ بھارت

**مقام اشاعت**
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

**بدل اشتراک سالانہ**
سالانہ-/250 روپے۔فی پرچہ-/50 روپے

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبد اللہ


شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

# جماعتِ احمدیہ پر فتاویٰ کفر کی حقیقت

یہ ایک المیہ ہے کہ مسلمان علماء اپنے آپسی اختلافات کی بنا پر فرقہ بندیوں میں نہ صرف بٹ گئے بلکہ ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر قرار دینے پر مصر ہے۔اس کے علاوہ گالی گلوچ، بہتان تراشی اور الزامات کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔جن کے پڑھنے سے ایک شریف انسان شرماتا ہے۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعوعلیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا تو آپؑ کے خلاف مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے استاد میاں نذیر حسین دہلوی سے اور پھر ہندوستان کے کئی شہروں کا دورہ کر کے کفر کے فتویٰ پر مولیوں سے دستخط کروائے۔ اور پھر ذوالفقار علی بھٹو نے حکومتی سطح پر جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا۔ آج تک بلا سوچے سمجھے بغیر یقینی اور قطعی ثبوتوں کے جماعتِ احمدیہ پر فتاویٰ کفر لگائے جا رہے ہیں۔اسی طرح آندھرا پردیش کے وقف بورڈ نے بھی ہندوستان کے قوانین کو نظرانداز کرتے ہوئے ایسی ہی غلطی کی ہے۔جس پر مرکزی وزارت اقلیتی امور نے صوبائی حکومت کو نوٹس جاری کی کہ جماعتِ احمدیہ کو کافر قرار دینے کا حق آندھرا پردیش کے وقف بورڈ کو نہیں ہے۔

ابتداء ہی میں مخالفین کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”سو واضح ہو کہ میاں نذیر حسین نے تقویٰ اور دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا مَیں نے دہلی میں تین اشتہار جاری کئے اور اپنے اشتہارات میں بار بار ظاہر کیا کہ مَیں مسلمان ہوں اور عقیدۂ اسلام رکھتا ہوں بلکہ میں نے اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر پیغام پہنچایا کہ میری کسی تحریر یا تقریر میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جو نعوذ باللہ عقیدۂ اسلام کے مخالف ہو صرف معترضین کی اپنی ہی غلط فہمی ہے ورنہ میں تمام عقائد اسلام پر بدل وجان ایمان رکھتا ہوں اور مخالف عقیدۂ اسلام سے بیزار ہوں لیکن حضرت میاں صاحب نے میری باتوں کی طرف کچھ بھی التفات نہ کی اور بغیر اس کے کہ کچھ تحقیق اور تفتیش کرتے مجھے کافر ٹھہرایا بلکہ میری طرف سے اَنَا مُؤمن انا مؤمن کے صاف اقرارات بھی سن کر پھر بھی لَسْتَ مُؤْمِنًا کہہ دیا۔“

(آسمانی فیصلہ۔روحانی خزائن جلد4 صفحہ 312)

اس فتویٰ بازی کی وجہ سے آج کوئی فرقہ فتویٰ کفر سے محفوظ نہیں ہے۔یہ نام نہاد علماء غور نہیں کرتے کہ جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ تھوپنے والے مخالفین کا کیسا عبرتناک انجام ہوا۔ اللہ تعالیٰ آج بھی ایسے نشانات ظاہر فرما رہا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”احمدیت کے خلاف بڑے بڑے فتوے دیئے جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ سبق دینے کے لئے اللہ تعالیٰ ایسے موقع پیدا کرتا ہے کہ انہی فتووں کا نشانہ یہ فتوے حاصل کرنے والے بن جاتے ہیں۔مصر سے ہماری ایک خاتون ہیں جہاد صاحبہ، کہتی ہیں کہ میرے والد صاحب ایک تنظیم اخوان المسلمین کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اور اس کی اندھی تقلید کرتے تھے۔اسی تنظیم نے احمدیت کے نعوذ باللہ اسلام سے خارج ہونے کا ایک اور مصری تنظیم دار الافتاء سے فتویٰ نکالا تھا...مَیں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں تو کوئی نشان دکھا۔ کہتی ہیں مَیں اس وقت شوال کے روزے سے تھی اور مغرب کی نماز کے قریب کا وقت تھا۔مَیں نے ٹی وی آن کیا کہ مصر کے حالات کے بارے میں خبریں سنوں تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ الازہر نے اخوان المسلمین کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا تھا اور انہیں مرتد قرار دیا تھا۔اس پر مَیں نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام درحقیقت حق پر ہیں۔مصر میں جامعۃ الازہر سے جاری کردہ فتوے کو دار الافتاء کی طرف سے جاری کردہ فتوے پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔“(خطبہ جمعہ:12 ستمبر 2014ء۔خ م۔ج12 ص562)

کیا تماشہ ہے کہ مَیں کافر ہوں اور تم مومن ہوئے
پھر بھی اس کافر کا حامی ہے وہ مقبولوں کا یار

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلم امہ کو اس کفر بازی سے محفوظ رکھے۔آمین

حافظ سید رسول نیاز

# القرآن الکریم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوۡا وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤى اِلَيۡكُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا ۚ تَبۡتَغُوۡنَ عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ فَعِنۡدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيۡرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيۡكُمۡ فَتَبَيَّنُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ○ (النساء:95)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح چھان بین کرلیا کرو اور جو تم پر سلام بھیجے اس سے یہ نہ کہا کرو کہ تُو مومن نہیں ہے۔ تم دنیاوی زندگی کے اموال چاہتے ہو تو اللہ کے پاس غنیمت کے کثیر سامان ہیں۔ اس سے پہلے تم اسی طرح ہوا کرتے تھے پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ پس خوب چھان بین کرلیا کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو بہت باخبر ہے۔

# حدیث النبی ﷺ

عَنۡ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ: لَا يَرۡمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالۡفُسُوۡقِ وَلَا يَرۡمِيۡهِ بِالۡكُفۡرِ، إِلَّا ارۡتَدَّتۡ عَلَيۡهِ إِنۡ لَمۡ يَكُنۡ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ۔

(صحیح بخاری۔ حدیث نمبر 6045)

ترجمہ: ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو کافر یا فاسق کہے اور وہ درحقیقت کافر یا فاسق نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جب تک اقوال مستلزم کفر کا ایک شخص اپنے مُنہ سے صاف اقرار کرے انکار نہ کرے تب تک ایسے شخص کو کافر بنانے میں جلدی نہ کریں

”میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اگرچہ آپ بھی کفر کے فتوؤں سے بچے ہوئے نہیں ہیں اور خیر سے ہندوستان میں اول الکافرین وہی ٹھہرائے گئے ہیں تاہم ان کو دوسرے مسلمانوں کے کافر بنانے کا اس قدر جوش ہے کہ جیسے راست باز لوگوں کو مسلمان بنانے کا شوق ہوتا ہے وہ اس بات کے بڑے ہی خواہش مند پائے جاتے ہیں کہ کسی مسلمان پر خواہ نخواہ کفر کا فتویٰ لگ جائے گو کفر کی ایک بھی وجہ نہ پائی جائے اور ان کے شاگردِ رشید میاں محمد حسین بٹالوی جو شیخ کہلاتے ہیں انہیں کے نقش قدم پر چلے ہیں بلکہ شیخ جی تو کچھ زیادہ گرمی دار اور تکفیر کے شوق میں اپنے استاد سے بھی کچھ بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ان دونوں استاد اور شاگرد کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ننانویں وجوہ ایمان کی کھلی کھلی ان کی نگاہ میں پائی جائیں اور ایک ایمانی وجہ ان کو اپنی کوتہ نظری کی وجہ سے سمجھ میں نہ آوے تو پھر بھی ایسے آدمی کو کافر کہنا ہی مناسب ہے چنانچہ اس عاجز کے ساتھ بھی ان حضرات نے ایسا ہی برتاؤ کیا جو شخص اس عاجز کی تالیفات براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ کو غور سے پڑھے اس پر بخوبی کھل جائے گا کہ یہ عاجز کس جان نثاری کے ساتھ خادم دین اسلام ہے اور کس قدر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتوں کے شائع کرنے میں فدا شدہ ہے مگر پھر بھی میاں نذیر حسین صاحب اور ان کے شاگرد بٹالوی نے صبر نہ کیا جب تک کہ اس عاجز کو کافر قرار نہ دے دیا۔ میاں نذیر حسین صاحب کی حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے کہ اس پیرانہ سالی میں کہ گور میں پیر لٹکا رہے ہیں اپنی عاقبت کی کچھ پروا نہ کی اور اس عاجز کو کافر ٹھہرانے کیلئے دیانت اور تقویٰ کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا اور موت کے کنارہ تک پہنچ کر اپنے اندرون کا نہایت ہی برا نمونہ دکھایا خدا ترس اور متدیّن اور پرہیز گار علماء کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ جب تک ان کے ہاتھ میں کسی کے کافر ٹھہرانے کیلئے ایسی صحیحیہ یقینیہ قطعیہ وجوہ نہ ہوں کہ جن اقوال کی بناء پر اس پر کفر کا الزام لگایا جاتا ہے ان اقوال مستلزم کفر کا وہ اپنے مُنہ سے صاف اقرار کرے انکار نہ کرے تب تک ایسے شخص کو کافر بنانے میں جلدی نہ کریں لیکن دیکھنا چاہئے کہ میاں نذیر حسین اسی تقویٰ کے طریق پر چلے ہیں یا اور طرف قدم مارا..... مَیں نے انہیں دنوں میں جب کہ مَیں دہلی میں مقیم تھا شہر میں تکفیر کا عام غوغا دیکھ کر ایک خاص اشتہار انہیں میاں صاحب کو مخاطب کر کے شائع کیا اور چند خط بھی لکھے اور نہایت انکسار اور فروتنی سے ظاہر کیا کہ مَیں کافر نہیں ہوں۔ اور خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ مَیں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔“

(آسمانی فیصلہ۔ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 311 تا 312)

گزارشات
از صدر مجلس

# حدیث میں مسلم کی تعریف اور جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ

جماعت احمدیہ کے نزدیک مسلمان کی صرف وہی تعریف قابل قبول اور قابل عمل ہے جو قرآن عظیم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے قطعی طور پر ثابت ہو۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں: مَن صَلّٰی صَلوٰتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذَالِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُ اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ۔ (بخاری جلد اوّل باب فضل استقبال القبلۃ) ترجمہ: جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں۔ اُس قبلہ کی طرف رُخ کیا جس کی طرف ہم رُخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے۔ جس کیلئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمّے میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو۔ (بحوالہ محضر نامہ: صفحہ 19)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ارکانِ اسلام اور ارکا ایمان کا تہہ دل سے پابند ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُب لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالیٰ اس عالمِ گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وخیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169، 170)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عقیدے کے باجود اگر کوئی بھی مسلم تنظیم یا فرقہ جماعتِ احمدیہ پر کفر کا فتویٰ عائد کرتا ہے تو اس کی جہالت کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ بروز محشر اللہ تعالیٰ ان سے ان کے ان جھوٹے فتووں کے بارے میں ضرور استفسار کرے گا۔ جن سے وہ صرف اور صرف اپنے دنیاوی اور سیاسی فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور العوام کالانعام کے مترادف معصوم لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ مولویوں کے کفر کے فتووں کی وجہ سے بھی لوگ تحقیق کر کے جماعتِ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ الجزائر کے ایک دوست کا واقعہ سناتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''جب افرادِ جماعت کی بات سنتا تو مجھے محسوس ہوتا کہ یہی سچی جماعت ہے۔ لیکن مولویوں کے فتوے سنتا تو جماعت کے بارے میں شک میں پڑ جاتا۔ پھر کتب اور عربی ویب سائٹ پر مواد کا مطالعہ کرتا رہا جس کی وجہ سے حق واضح ہو گیا۔ اور جلسہ پر آنے کی مجھے دعوت دی۔ یہاں جب مَیں نے دیکھا کہ مختلف قومیتوں کے لوگ ہیں، تو مَیں نے سوچا کہ کیا مَیں ہی سچا ہوں، یہ سب جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد دلی اطمینان ہوا اور بیعت کر لی۔'' (خطبہ جمعہ: 5/جولائی 2013ء)

زُعم میں اُن کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
اِفترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و مُلحِد و دجّال ہمیں کہتے ہیں!
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

دعا ہے کہ اراکین انصار اللہ اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں اور پہلے سے بڑھ کر اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

# فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## خلاصہ خطبہ جمعہ 7/جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے
## جنگِ بدر کے حالات وواقعات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ خطبہ میں کفار مکہ پر مسلمانوں کے رعب کے ضمن میں ابوجہل اور عُتبہ کے جنگ کرنے کے بارے میں اختلاف کا ذکر ہوا تھا، پھر ابوجہل کے طعنہ کی وجہ سے عُتبہ نے جنگ کا اعلان بھی کیا اور یوں باقاعدہ جنگ شروع ہوئی۔

عُتبہ بن ربیعہ اپنے بھائی شَیبہ بن ربیعہ اور اپنے بیٹے ولید بن عُتبہ کے درمیان چلتا ہوا نکلا اور صفحوں سے آگے نکل کر مبارزت طلب کی۔ اور کہا: اَے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رشتہ داروں میں سے ہمارے برابر کے لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیجو۔ تو نبیؐ نے فرمایا: اٹھو اَے حمزہ! اٹھو اَے علی! اٹھو اے عُبَیدہ بن حارث! حمزہ عُتبہ کی طرف بڑھے، حضرت علیؓ کہتے ہیں مَیں شَیبہ کی طرف بڑھا اور عُبَیدہ اور ولید دونوں نے ایک دوسرے کو زخمی کر کے کمزور کر دیا۔ حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے اپنے دشمنوں کو مار دیا۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ اپنے ساتھی عُبَیدہ بن حارث کو اپنی فوج میں اٹھا لائے تو اُن کا پاؤں کٹ چکا تھا، جب اُن کو رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا مَیں شہید نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: بے شک تم شہید ہو۔ عبیدہ بن حارثؓ اِن زخموں سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستہ میں انتقال کیا۔

جب دونوں لشکر آپس میں مل گئے یعنی شدید لڑائی ہونے لگی تو ابوجہل نے دعا کی کہ اَے خدا! ہم میں سے جو شخص قریبی رشتہ داریوں کو توڑتا اور ایسی باتیں بیان کرتا ہے جو ہم نے پہلے کبھی نہیں سنیں تُو آج اُسے ہلاک کر۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ ابوجہل کو یہی یقین تھا کہ گویا نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی زندگی پوتر اور پاک نہیں، تبھی تو اِس نے درد دل سے دعا کی لیکن اِس دعا کے بعد شاید ایک گھنٹہ بھی زندہ نہ رہ سکا اور خدا کے قہر نے اُسی مقام میں اُس کا سر کاٹ کر پھینک دیا اور جن کی پاک زندگی پر وہ داغ لگاتا تھا وہ اِس میدان سے فتح ونصرت کے ساتھ واپس آئے۔

حمزہؓ، علیؓ اور زُبیرؓ نے دشمن کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کے آزاد کردہ غلام حضرت مھجعؓ کو ایک تیر کا ہدف بنایا گیا جس سے وہ شہید ہو گئے، یہ مسلمانوں کے پہلے شخص تھے جنہوں نے جام شہادت نوش کیا، اِس کے بعد بنی عدی بن نجار کے قبیلہ کے ایک شخص حضرت حارثہؓ بن سُراقہ درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

نوجوان حارثہؓ بن سُراقہ بن حارث جنگ بدر میں شہید ہوئے، اُن کی ماں ربیع بنت نضر نبیؐ کو آپؐ نے فرمایا: جنتیں تو بہت سی ہیں اور تمہارا بیٹا تو جنت الفردوس میں ہے۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص آج کے دن صبر کے ساتھ ثواب سمجھ کر جنگ کرے گا اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے گا خدا اُس کو جنت میں داخل کرے گا۔ عُمیر بن حمامؓ جو بنی سلمہ میں سے تھے اور عفراء کے بیٹے عوف بن حرث بھی شہید ہو گئے۔

جنگ کے اختتام پر آنحضورؐ مقتولین کے درمیان کھڑے ہوئے اور ابوجہل کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ آپؐ نے اُس کو نہ پایا تو یہ دعا کی کہ

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْجِزْنِیْ فِرْعَوْنَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔اے اللہ تو مجھے اِس امت کے فرعون کے مقابلہ پر عاجز نہ کر دینا۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اُس کی گردن کو ٹھوڑی کے پاس سے کاٹ کر حضورؐ کے پاؤں میں ڈال دیا تو آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور فرمایا: اَللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ۔اللہ ہی وہ ذات پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔رسول اللہؐ نے فرمایا: ہر امت کا فرعون ہوتا ہے،اِس امت کا فرعون ابو جہل ہے۔

حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا آپؐ مسلمانوں میں اہل بدر کو کیا مقام دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: بہترین مسلمان یا ایسا ہی کوئی کلمہ فرمایا۔جبرائیلؑ نے کہا اِسی طرح وہ ملائکہ بھی افضل ہیں جو جنگ بدر میں شریک ہوئے۔بعض لوگوں کا خیال کہ فرشتوں کا نزول محض مومنوں کے لیے بطور بشارت اور دلی اطمینان تھا وگرنہ فرشتے جنگ میں عملاً شریک نہیں ہوئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اِس تصور کو احادیث صحیحہ کے منافی قرار دیا نیز فرمایا: فرشتوں کا نزول اور مسلمانوں کو اِس کی اطلاع بطور خوشخبری تھی۔جب کھلی جنگ شروع ہوئی تو تھوڑی دیر بعد مشرکین کے لشکر کی صفیں مسلمانوں کے تابڑ توڑ حملوں سے درہم برہم ہوگئیں،مسلمانوں نے اُن کا پیچھا کیا اور اُنہیں شکست فاش دی۔یہ معرکہ مشرکین کی شکست اور مسلمانوں کی فتح مبین پر ختم ہوا۔اِس میں چودہ مسلمان (چھ مہاجرین اور آٹھ انصار) نے جام شہادت نوش کیا لیکن مشرکین کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا،اُن کے ستّر آدمی مارے گئے اور ستّر قید کیے گئے جو عموماً بڑے بڑے سر برآوردہ حضرات تھے۔

آخر پر حضور انور نے دعاؤں کی تحریک فرمائی کہ فلسطین کے مسلمانوں کیلئے بھی دعا کریں۔ان کو ایسے رہنما عطا فرمائے جو ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔مسلمان اگر ایک ہو جائیں تو ان مشکلات سے نکل سکتے ہیں۔سویڈن اور بعض دوسرے ملکوں میں بھی جو آزادیٔ رائے اور مذہبی آزادی کے نام پر غلط کام کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ ہی ان کے پکڑ کے سامان فرمائے۔فرانس میں بھی مسلمانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔دنیا بہت بڑی تباہی کی طرف جا رہی ہے۔اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔اسی طرح پاکستان میں جو احمدی ہیں ان کیلئے بھی بہت دعا کریں۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔آمین

## خلاصہ خطبہ جمعہ 14/جولائی 2023ء بمقام مسجد مبارک،اسلام آباد،یوکے
## جنگِ بدر کے حالات وواقعات کا بیان

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ بدر کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور واقعات کے بارے میں ذکر ہو رہا تھا۔جنگِ بدر ختم ہوئی اور کفّار کو اللہ تعالیٰ نے ان کے انجام تک پہنچایا۔ستّر کفار مارے گئے جن میں بہت سے رؤسا اور سردار بھی شامل تھے۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کی حالت میں تھے کہ کفارِ مکّہ نے جانور کی بچّہ دانی آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔حضورؐ سجدے میں ہی رہے اور کفار ہنستے رہے۔یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ وہاں آئیں اور وہ بھاری چیز آپ کے کندھوں پر سے ہٹائی۔اس موقعے پر حضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! تُو قریش کی گرفت کر۔پھر آپ نے عمرو بن ہشام،عتبہ بن ربیعہ،شیبہ بن ربیعہ،ولید بن عتبہ،امیہ بن خلف اور بعض دیگر کفار کے نام لے کر دعا کی کہ اے اللہ! ان کی گرفت کر۔راوی حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مَیں نے بدر کے روز خود اُن سب کو گرے ہوئے دیکھا۔پھر انہیں گھسیٹ کر بدر کے گڑھے میں پھینکا گیا۔

حضرت ابوطلحہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن کفار کے چوبیس آدمیوں کے بارے میں حکم دیا اور انہیں بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔سیرت کی کتابوں میں جنگِ بدر کے ذکر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات کا ذکر بھی ملتا ہے۔چنانچہ عکاشہ بن محصنؓ کے متعلق مذکور ہے کہ بدر کے دن وہ اپنی تلوار سے لڑائی کرتے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ہاتھ میں ٹوٹ گئی۔اس پر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لکڑی عنایت کی اور فرمایا کہ تم اِس سے کفار کے ساتھ جنگ کرو۔عکاشہؓ نے اس لکڑی کو لہرایا تو وہ ان کے ہاتھ میں تلوار بن گئی۔حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے روز ان کی آنکھ پر ضرب لگی اور ڈیلا نکل کر باہر آ گیا۔انہوں نے اسے نیچے پھینک دینے کا ارادہ کیا تو صحابہؓ نے روک لیا۔قتادہؓ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈیلے کو اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پھر اسے اس کی جگہ پر واپس ڈال دیا۔ قتادہ کی بینائی بالکل بحال ہوگئی اور وہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت لگتی تھی۔

مشرکین نے گھبراہٹ کے عالم میں بھاگتے ہوئے مکہ کا رخ کیا۔ شرم وندامت سے انہیں سمجھ نہ آتا تھا کہ کس طرح مکّہ میں داخل ہوں۔ جب کفار نے اہلِ مکّہ کو سردارانِ قریش کی ہلاکت کی خبر دی تو انہیں یقین نہ آتا تھا۔ قریش نے مقتولین کا ماتم کرنے اور نوحہ کرنے سے لوگوں کو روک دیا۔

دوسری جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ مدینہ کو فتح کی خوشخبری دینے کے لیے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو بالائی مدینہ جبکہ حضرت زید بن حارثہؓ کو نشیبی مدینے کی طرف بھجوایا۔

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ ہمیں فتح کی خوشخبری تب ملی جب ہم نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی برابر کر دی تھی۔

جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے تو منافقین اور یہود نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں کو جنگ میں شکست ہوگئی ہے اور نعوذ باللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جنگ میں مارے گئے ہیں، اسی لیے زید آپ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آ رہے ہیں۔ جب زید بن حارثہؓ نے فتح کی خوشخبری سنائی اور سردارانِ قریش کے نام لے لے کر بتایا کہ فلاں فلاں سردارانِ قریش مارے گئے ہیں تو منافقین کہنے لگے کہ ایسا کیسے ہوسکتا ہے۔ لگتا ہے جنگ میں شکست اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی وجہ سے زید کا دماغ الٹ گیا ہے۔

اہلِ مدینہ فتح کی خوشی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کرنے مدینے سے باہر اُمڈ آئے۔ ان مسلمانوں کی خوشی قابلِ دید تھی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کو مالِ غنیمت میں 150 اونٹ اور دس گھوڑے ملے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کا سامان، ہتھیار، کپڑے، بے شمار کھالیں، رنگا ہوا چمڑا اور اُون وغیرہ بھی مالِ غنیمت میں حاصل ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حصہ بھی دیگر صحابہؓ کے برابر رکھا۔ صحابہ کرامؓ نے ایک تلوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ لی۔ اسی طرح ایک اونٹ جو ابوجہل کی ملکیت میں سے تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا۔ کتبِ سیرت میں اس تلوار اور اونٹ کو کافی اہمیت دی گئی ہے۔ اس تلوار کا نام 'ذوالفقار' تھا۔ بعد میں دیگر غزوات میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کو اپنے پاس رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ تلوار عباسی خلفاء کے پاس رہی۔ اسی طرح وہ اونٹ صلح حدیبیہ تک آپ کے پاس رہا اور صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو قربانی کے طور پر اپنے ساتھ لے کر گئے۔

مالِ غنیمت کی تقسیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کے ورثا کو ان کا حصّہ دیا۔

اسی طرح مدینے میں موجود نائبین اور دیگر اصحاب جو مختلف ذمہ داریوں کی ادائیگی کی وجہ سے جنگ میں شامل نہ ہو سکے تھے، انہیں بھی ان کا حصّہ دیا۔

جنگِ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا کر دیا گیا۔ فدیے کی رقم ایک ہزار سے چار ہزار درہم تک تھی۔

جو فدیہ نہ دے سکتا تھا اس کے لیے شرط تھی کہ وہ مدینے کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دے تو اسے رہا کر دیا جائے گا۔

اسی طرح بعض قیدیوں کو کم فدیے یا بنا فدیے کے بھی چھوڑ دیا گیا۔

جنگِ بدر سے متعلق تفاصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

(1) رانا عبدالحمید خان صاحب کاٹھگڑھی، مربی سلسلہ و نائب ناظم مال وقفِ جدید پاکستان۔ مرحوم گذشتہ دنوں ستّر برس کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(2) مکرمہ نصرت جہاں احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ جو گذشتہ دنوں وفات پا گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضورِ انور نے دونوں مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

## خلاصہ خطبہ جمعہ 21/جولائی 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے
## جنگِ بدر کے حالات وواقعات کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ بدر ختم ہونے کے بعد قیدیوں سے آنحضرتؐ کے حسن سلوک کے بارے میں طبقات ابن سعد میں درج ہے کہ جب بدر کے قیدی آئے تو اُن میں آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے، آپؐ اُس رات جاگتے رہے تو صحابہؓ میں سے کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کو کس بات نے جگائے رکھا ہے؟ فرمایا! عباس کے کراہنے کی آواز نے، تو ایک شخص گیا اور اُس نے آپؐ کے بندھن ڈھیلے کر دیے، رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا بات ہے میں عباس کے کراہنے کی آواز نہیں سن رہا تو ایک شخص نے کہا کہ اُس نے آپؐ کے بندھن کچھ ڈھیلے کر دیے ہیں، آپؐ نے فرمایا: پھر تمام قیدیوں کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ آنحضرتؐ نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک کریں اور اُن کے آرام کا خیال رکھیں، صحابہؓ نے جن کو اپنے آقا کی ہر خواہش کے پورا کرنے کا عشق تھا، آپؐ کی اِس نصیحت پر اِس خوبی سے عمل کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔ سرولیم میور نے قیدیوں کے ساتھ اِس مشفقانہ سلوک کا مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراف کیا۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار ومہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت ومہربانی کا سلوک کیا، چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں اِن الفاظ میں مذکور ہے کہ خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا! وہ ہم کو سوار کرتے اور آپ پیدل چلتے، ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے اور آپ صرف کھجوریں کھا کر پڑے رہتے۔ ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ بعض قیدی اِس نیک سلوک کے زیر اثر مسلمان ہو گئے اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا، جو قیدی اسلام نہیں لائے اُن پر بھی اِس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا۔

جنگ بدر اور اِس کے اثرات کے بارے میں لکھا ہے کہ جب فتح بدر کی خوشخبری لے کر عبداللہ بن رواحہؓ اور زید بن حارثہؓ مدینہ پہنچے تو اِن کے منہ سے فتح کی خوشخبری کا اعلان سن کر اللہ کا دشمن کعب بن اشرف یہودی جھٹلانے اور کہنے لگا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اِن بڑے بڑے رؤساء کو مار ڈالا ہے تو زمین کی پشت پر رہنے سے زمین کے اندر رہنا (یعنی زندہ رہنے سے موت) بہتر ہے۔ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب میں غزوۂ بدر کے نتائج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے معرکہ نے مذہبی اور ملکی حالات پر گوناگوں اثرات پیدا کیے اور حقیقت میں یہ اسلام کی ترقی کا قدم اوّلین تھا۔ قریش کے تمام بڑے بڑے رؤساء جن میں سے ایک ایک اسلام کی ترقی کی راہ میں سدِّ آہن تھا فنا ہو گئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کا اثر کفار اور مسلمانوں ہر دو کے لیے نہایت گہرا اَور دیرپا ہوا اَور اسی لیے تاریخ اسلام میں اِس جنگ کو خاص اہمیت حاصل ہے حتّٰی کہ قرآن شریف میں اس جنگ کا نام یوم الفرقان رکھا گیا یعنی وہ دن جبکہ اسلام و کفر میں ایک کھلا کھلا فیصلہ ہو گیا۔ بے شک جنگ بدر کے بعد بھی قریش اور مسلمانوں کی باہم اور خوب سخت لڑائیاں ہوئیں اور مسلمانوں پر نازک نازک موقعے بھی آئے لیکن جنگ بدر میں کفار مکہ کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی جسے بعد کا کوئی جرّاحی عمل مستقل طور پر درست نہیں کر سکا۔ قرآنِ کریم نے اس بہترین نقشہ یوں پیش کیا۔ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ، واقعی اس دن کفار کی جڑ کٹ گئی، یعنی جنگ بدر کی ضرب کفار کی جڑ پر لگی اور وہ دو ٹکڑے ہو گئی۔ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدیٔ معہود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہو گی جس میں اُس کے 313/اصحاب کا نام درج ہو گا، یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے جمعۃ المبارک سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اِمسال تین، چار سال کے بعد باہر سے بھی جلسہ میں شمولیت کے لیے مہمان آئیں گے۔ ہر ایک کو آنحضرتؐ کی اِس ہدایت پر عمل کرتے رہنا چاہیے کہ ہمیشہ مسکراتے رہو، اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام کارکنان احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دینے والے ہوں اور جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت ہو، خاص طور پر ہر احمدی کو اِس جلسہ کی کامیابی کے لیے دعائیں کرتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کی توفیق بھی دے۔

## خلاصہ خطبہ جمعہ 28/ جولائی 2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے
## جلسہ سالانہ برطانیہ کے کارکنان اور مہمانوں کو زرّیں نصائح

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ خلافت کی موجودگی میں یہاں جلسہ سالانہ منعقد ہوتے ہوئے اب تو تقریباً چار دہائیاں گزر گئی ہیں۔ شروع میں وسیع انتظامات کی وجہ سے یہاں کی جماعت کو بہت کچھ سکھانے کی ضرورت تھی، جس کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ذاتی دلچسپی سے بھی راہنمائی فرمائی اور ربوہ سے بھی لوگوں کو یہاں بُلا کر کام سکھایا جن میں محترم چودھری حمید اللہ صاحب افسر جلسہ سالانہ بھی تھے، انہوں نے بڑی مدد کی۔ 1985ء میں یہاں جب خلافت کی موجودگی میں پہلا جلسہ ہوا، گو کہ اس سے پہلے 1984ء میں بھی جلسہ ہوا تھا لیکن وہ بہت ہی مختصر تھا، 1985ء میں شاید پانچ ہزار لوگ شامل ہوئے تھے۔ اَب تو ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں اس سے کئی گنا زیادہ حاضری ہوتی ہے اور ذیلی تنظیمیں بڑے احسن طریق پر سب انتظام خود سنبھال لیتی ہیں۔ اب یوکے کی جماعت بڑی تجربہ کار ہو چکی ہے تاہم اب کیونکہ تین چار سال بعد پورے بڑے پیمانے پر جلسہ دوبارہ منعقد ہو رہا ہے۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہاں کے کارکنان بڑے عمدہ طریق سے سب انتظام سنبھال لیں گے۔ گذشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبے میں مَیں نے کارکنان کو بڑا مستعد پایا۔ جو فکریں اُس وقت تھیں خدا تعالیٰ نے ان فکروں کو دُور بھی فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان فکروں کو ہمیشہ دُور فرمائے گا بشرطیکہ ہم اُس کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں۔ ہمارے کام ہماری کسی ہوشیاری یا تجربے سے انجام نہیں پاتے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام پاتے ہیں۔

گذشتہ خطبے میں بھی مَیں نے کارکنان کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ محنت، اعلیٰ اخلاق اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے ہر کارکن اور ہر نگران کو اپنا کام کرنا چاہیے۔ دوبارہ مَیں کارکنان کو کہتا ہوں کہ آپ سب نے جس جذبے سے خود کو ان ڈیوٹیوں کے لیے پیش کیا ہے، اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے، خدمت کو انجام دیں۔ اسی طرح اس بات کو بھی پیشِ نظر رکھیں کہ ڈیوٹیوں کے ساتھ ساتھ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، اپنی ذات کو اپنے نفس کو پاک بنانے کی کوشش کرنی ہے۔

اسی طرح آج مَیں چند باتیں جلسے پر آئے ہوئے مہمانوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی اور اہم بات یہ ہے کہ تمام شاملین جلسہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔ اس جلسے میں شامل ہونے کا ہمارا ایک مقصد ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم اپنی علمی، روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری پیدا کریں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت پیدا کریں۔ ہر شاملِ جلسہ اس بات کو یقینی بنائے کہ جلسے کے اوقات میں ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسے کی کارروائی میں شامل ہوں اور پوری توجہ سے جلسے کی کارروائی کو سنیں۔ کارروائی میں وقفے کے دوران بھی جو وقت ملے اسے بہتر طور پر استعمال کریں، بازار میں شاپنگ کے لیے نہ پھریں، بلکہ جو کتابوں کے سٹال ہیں ان میں جائیں۔ مرکزی شعبہ جات وغیرہ کی جو نمائشیں ہیں انہیں دیکھیں اور اپنا دینی اور تاریخی علم بڑھائیں۔ اتنے بڑے اور عارضی انتظام میں کمیاں بہرحال رہ جاتی ہیں، اس لیے اُن سے صرفِ نظر کرنا چاہیے۔ ٹریفک کے انتظامات میں بھی انتظامیہ سے تعاون کرنا چاہیے۔ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنا، خوش اخلاقی دکھانا، ایک دوسرے سے مسکرا کر ملنا، دوسرے کے لیے قربانی کا جذبہ دکھانا صرف کارکنان کا کام نہیں، بلکہ مہمانوں کو بھی خاص طور پر اس کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ اگر اخلاق اچھے نہیں تو کچھ نہیں۔ مسکرانا بھی ایمان کا حصّہ ہے، صدقہ ہے۔ اگر ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو اس مقصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جس کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

بعض اوقات ہاتھا پائی تک نوبت آ جاتی ہے۔ اگر کنٹرول نہیں کر سکتے تو جلسے پہ نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ تین دن ہمارے صرف ترانے اور نظمیں پڑھنے اور پیار و محبت کے گن گانے کے دن نہ ہوں بلکہ تین دنوں سے ایسی جاگ لگے جو معاشرہ میں پیار و محبت کی ایسی فضا قائم کرنے والی ہو جو حقیقی معاشرہ کا طرہ امتیاز ہو۔ ☆......☆......☆

# فتویٰ کفر کی حقیقت
# قرآن وحدیث کی روشنی میں

محمد ابراہیم سرور
مربی سلسلہ
نظارت اصلاح
وارشاد مرکزیہ قادیان

**ارشادِ خداوندی:** اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ کسی ایسے شخص کے ایمان کا انکار نہ کرو جو تمہیں سلامتی کی دعا دیتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (النساء:95) ترجمہ: اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو۔ اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کر لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے۔

**مسلمان، اسلام کی تعریف:** احادیث میں آتا ہے کہ ایک صحابیؓ نے جنگ میں ایک ایسے دشمن کو قتل کر دیا جس نے موت کے خوف سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دو گے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب بعث النبیؐ اسامۃ حدیث نمبر 4269)

ایک اور صحابیؓ نے پوچھا کہ اگر جنگ میں دشمن میرا ہاتھ کاٹ دے اور پھر میرے وار سے بچنے کے لیے دشمن اسلمت للہ کہہ دے کیا مَیں اسے قتل کر دوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَقْتُلْهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی غزوہ بدر حدیث نمبر 4019) یعنی اسے قتل نہ کر اگر تو قتل کرے گا تو قتل کرنے سے پہلے جس جگہ تو تھا اس کو وہ جگہ ملے گی۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے جس جگہ وہ تھا، اس جگہ تو پہنچے گا۔ یعنی اسلام لانے کے بعد وہ مسلمان ہو کر مرے گا اور تو کافر ہو جائے گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد جگہوں پر اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کے حقوق و فرائض کا ذکر کیا ہے۔ ان کی مختلف صفات بیان فرمائی ہیں: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب بنی الاسلام علی خمس حدیث نمبر 8) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم کی گئی ہے۔ اول گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ کلمہ طیبہ کے بعد نیک اعمال کا ذکر ہے۔

مشہور حدیث کے مطابق حضرت جبریلؑ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ، وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل حدیث نمبر 50) کہ اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے۔ اس کے بعد نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر ہے۔

**مسلم کہلانے کیلئے بنیادی شرط:** اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ، فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ۔ (صحیح البخاری کتاب الصلوۃ باب فضل استقبال القبلۃ باب حدیث نمبر 391) یعنی: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قبلہ کی

طرف منہ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو کھایا تو وہ مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ہے۔ پس تم اللہ کے ساتھ اس کی دی ہوئی پناہ میں خیانت نہ کرو۔

یہ سب مسلمان کی مختلف علامات ہیں۔ ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب بنی الاسلام علی خمس حدیث نمبر 10)

یعنی مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان بچے رہیں (کوئی تکلیف نہ پائیں)۔

قرآن کریم کی واضح ہدایات اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث و تاریخ اسلام سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلم کہلانے کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا اقرار ہی کافی ہے۔ باقی سب ایمان کے درجات اور مراتب ہیں۔ گویا بنیادی اکائی ایک ہی ہے یعنی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت کا زبانی اظہار اسلام ہے اور پھر یہ اسلام دلی کیفیت کے ساتھ مل کر ایمان میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ اس طرح پہلے مرحلے میں اسلام اور ایمان ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اسلام کے سچے اقرار کے بعد ایک شخص مومن کا نام پاتا ہے۔

سورۃ الحجرات میں اسلام اور ایمان کے فرق کو خوب کھولا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک پہلو سے اسلام محض لفظی اظہار کا نام ہے اور ایمان دل کی کیفیت بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الحجرات: 15) ترجمہ: اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو ان سے کہہ دے کہ تم حقیقتاً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہا کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ کیونکہ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقتاً داخل نہیں ہوا۔ اور اے مومنو! اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کرو گے، تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اسلام کے مقابل پر ایمان قلبی واردات کا نام ہے۔ جس قدر کوئی اعمال صالحہ میں ترقی کرے گا وہ ایمان میں بڑھتا چلا جائے گا اور کسی عمل کی کمی کی وجہ سے اسے کمزور ایمان تو کہا جاسکتا ہے اسے غیر مسلم یا کافر نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کا کوئی ایسا قول یا عمل جس کے ذریعہ وہ اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا ہو اسے بھی قبول کیا جائے گا۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسی ناپسندیدہ باتوں کا بھی ذکر کیا جن کے حاملین سے آپ نے لاتعلقی کا اظہار فرمایا:

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب خوف المؤمن حدیث نمبر 48)

یعنی مسلمان کو گالی دینے سے آدمی فاسق ہوجاتا ہے اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔ ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ

(صحیح ابن حبان جلد 4 صفحہ 323)

ترجمہ: جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔

مگر کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عالم اسلام سے باہر قرار نہیں دیا اور امت مسلمہ کا تعامل بھی یہی ہے کسی فرقہ نے اپنے بے نمازی یا دھوکا باز کو باہر نہیں نکالا۔

**بہترین مثال:** قارئین کرام! آئیں!! اس باریک امر کو ایک موٹی سی مثال سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو کہ بہت آسان ہے۔ کسی بھی ادارے مثلاً یونیورسٹی میں طالب علم بنیادی شرائط پوری کر کے داخل ہوتا ہے۔ داخلے کے بعد تعلیم بنیادی فرض ہے لیکن اس کے علاوہ بھی طالب علم سے بہت سی توقعات ہوتی ہیں۔ اچھے کردار کا مظاہرہ کرے، ڈسپلن کی پابندی کرے، کھیلوں اور دیگر غیر نصابی سرگرمیوں میں شامل ہو، نیک نامی کا موجب ہو۔ ان سب کو فرائض، واجبات، مستحبات اور نوافل میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ وہ اعلیٰ اور ادنیٰ طالب علم ہوسکتا ہے۔ مگر وہ اس ادارہ کا ممبر ضرور رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کے نام نہاد علماء اور ملاں کو شعور دے کہ جو خود کو اسلام کا فدائی اور محافظ بتانے کا ڈھونگ رچا کر عارضی شہرت کے حصول میں سرگرداں ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بھرنے کے ساتھ ساتھ

عامة المسلمین کو بھی کبھی ختم نہ ہونے والی تکفیر بازی کے کھیل میں الجھا رکھا ہے وہ اپنی عقبیٰ کی فکر کریں اور تکفیر بازی اور فتویٰ سازی کی دکانوں کو بند کریں تاکہ ناحق ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے خون کا پیاسا نہ بنے بلکہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں ایک دوسرے کی جان، مال اور آبرو کی حفاظت کرنے والا بن جائے۔

**کفر کے معنی:** کفر کی اصلی معنی چھپانے اور پردہ ڈالنے کے ہیں۔ ایسے شخص کو کافر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی فطرت پر نادانی کا پردہ ڈال رکھا ہے۔ وہ اسلام کی فطرت پر پیدا ہوا ہے اس کا سارا جسم اور جسم کا ہر حصہ اسلام کی فطرت پر کام کر رہا ہے۔ اس کے گردوپیش ساری دنیا اسلام پر چل رہی ہے۔ مگر اس کی عقل پر پردہ پڑ گیا ہے۔ خود اس کی فطرت اس سے چھپ گئی ہے۔ وہ اس کے خلاف سوچتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

**سخت تنبیہ:** اسلامی اصطلاح میں ایمان کے متضاد چیز کو کفر کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ اور اُس کی نعمتوں کا انکار کرنا۔ اور ایمان اور کفر درحقیقت خدا تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان کا ذاتی معاملہ ہے کہ وہ ایمان لائے یا انکار کرے۔ لیکن کسی بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق نہیں دیا کہ وہ خواہ مخواہ عقائد، قوم ،نسل کے اختلاف کی بنا پر دوسرے کو کافر قرار دیتا پھرے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں میں ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کا فتنہ مسلمان قوم کیلئے کسی بڑے امتحان سے کم نہیں ہے۔ جس سے ملت اسلامیہ کیلئے بڑے نقصان دہ اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ دیار اسلام میں اسلام کی اشاعت اور اس پر عملدرآمد متاثر ہوگا اور غیر مسلم، اسلام قبول کرنے سے متنفر ہو جائیں گے۔ اور خود مسلم کہلانے والے دین اسلام سے بیزار ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ مسلمانوں کے مابین بڑے فسادات واقع ہوں گے اور باہمی اخوت ومحبت کا خاتمہ ہوگا۔ یہی وہ مقاصد ہیں جن کے لئے دشمنان اسلام اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ ان کے حصول کے لئے شدید بے چین ہیں۔ اور آج کل کے نام نہاد بڑے بڑے علماء ان کے ہی آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور اسلام اور مسلمانوں کی جانوں سے کھلواڑ کر رہے ہیں۔ علمی انحطاط کے ادوار میں عوام کی شخصی عقیدت اور مذہبی گروہوں سے جذباتی وابستگی نے فرقہ پرستی کو فروغ دیا ہے۔ دورِ حاضر کی گندی سیاست نے تو فرقہ واریت کو تشدد کا رنگ بھی دے دیا ہے جس کے پیچھے بین الاقوامی سازش کام کر رہی ہے تاکہ مسلمان کفر کا مقابلہ کرنے کے لئے کبھی استحکام حاصل نہ کر سکیں۔

موجودہ زمانے میں تکفیر بازی کے بازار گرم ہیں۔ اور مختلف مکاتب فکر اور فرقے ایک دوسرے کو کچھ عقائد کے اختلاف کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن کریم کی واضح تعلیمات اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کا عظیم الشان اسوہ ہمارے لئے لائحہ عمل ہے۔

قارئین کرام! آئیں!! اس مضمون کو قرآن کریم اور اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مبعوث ہو کر تشریف لائے تو آپؐ نے انسانیت کو قیامت تک کیلئے قائم رہنے والے اللہ تعالیٰ کے محبوب دین میں داخل ہونے کی دعوت دی جو کوئی بھی اس دعوت کو قبول کرتا آپؐ اسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھاتے اور یوں وہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے اقرار اور کلمۂ توحید پڑھ لینے سے شروع ہونے والا سفر خود آپؐ کی زندگی میں ہی تعداد کے اعتبار سے لاکھوں میں داخل ہو گیا اور کبھی کسی ایک کے لئے

## 43واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 2023ء

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کے ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 27، 28 اور 29/ اکتوبر 2023ء (جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اِس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ اِن اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

بھی آپؑ کی طرف سے کبھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ مَیں اسے اس کی فلاں کمزوری یا غفلت یا سستی کی بناء پر کافر یا دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتا ہوں۔ بلکہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا کرنے کی ایک طرح سے ممانعت تھی۔ جیسا کہ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 15 اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 12 میں درج کیا جا چکا ہے۔

اس آیت سے یہ بات خوب واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو دلوں کے بھید جانتا ہے اور کوئی چیز بھی اس کے علم سے باہر نہیں، وہ ان بدوؤں کی دلی کیفیات کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کر رہا ہے کہ ابھی ایمان اُن کے قلوب میں داخل نہیں ہوا، پھر بھی خدائے عزّوجل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دے رہا ہے کہ انہیں اجازت دے دیں کہ وہ یہ کہہ لیں کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے یا وہ اسلام لے آئے ہیں۔ یعنی باوجود اس کے کہ خود خدائے علیم وخبیر کی گواہی آ گئی کہ ایمان ابھی ان کے دلوں میں نہیں اُترا، آپؐ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اجازت نہیں ملی کہ آپؐ انہیں خارج از اسلام قرار دیں۔ ایک اور جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا حکم آیا ہے کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: 95) یعنی اور جو کوئی بھی تمہیں سلام پیش کرے اسے (آگے سے) یہ نہ کہو کہ تُو تو مومن نہیں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اس آیت کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

''قرآن شریف نے تو نکتہ چینی کرنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ (النساء 95) یعنی تم بھی تو ایسے ہی تھے خدا نے تم پر احسان کیا ہے۔''

(الحکم جلد 12 نمبر 26-30 اپریل 1908 صفحہ نمبر 2)

پس واضح ہوا کہ ایمان ایک شخص کے دل کا معاملہ ہے اور یہ اس کے اور اس کے خالق و مالک کے ساتھ معاملہ ہے۔ سست ہے، کمزور ہے یا ایمان کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ اِس سے صرف اور صرف اللہ کی ذات ہی واقف ہے۔ اسلام ہرگز کسی کو یہ اختیار نہیں دیتا کہ کسی کو کوئی دائرہ اسلام سے خارج قرار دے۔ کجا یہ کہ اس کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ احسان انسان کو اللہ کا شکر گزار بنانا چاہئے نہ کہ کسی دوسرے کو اسلام اور دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے یا نعوذ باللہ کسی کو واجب القتل قرار دیا جائے۔

**اس آیت کا شانِ نزول:** مولانا محمود الحسن اور علامہ شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر اور شانِ نزول بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

''حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کو ایک قوم پر جہاد کے لئے بھیجا۔ اس قوم میں ایک شخص ''مسلمان'' تھا جو اپنا مال و اسباب اور مویشی ان میں سے نکال کر علیحدہ کھڑا ہو گیا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو دیکھ کر ''السلام علیکم'' کہا۔ مسلمانوں نے یہ سمجھا کہ یہ بھی کافر ہے، اپنی جان اور مال بچانے کی غرض سے اس نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا۔ اس لئے اس کو مار ڈالا۔ اور اس کے مویشی اور اسباب لے لیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور مسلمانوں کو تنبیہ اور تاکید فرمائی گئی کہ جب تم جہاد کرنے کے لئے سفر کرو تو تحقیق سے کام لو۔ بے سوچے سمجھے کام مت کرو۔ جو تمہارے سامنے اسلام ظاہر کرے اس کے مسلمان ہونے کا ہرگز انکار مت کرو۔ اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں۔ ایسے حقیر سامان پر نظر نہ کرنی چاہئے۔''

(قرآن مترجم ومحشی از شیخ الہند مولانا محمود الحسن وعلامہ شبیر احمد عثمانی)

اس ضمن میں ایک حدیث ہمیشہ ہمارے ذہنوں میں بجلی کی مانند گرتی اور ہمیں متنبہ کر کے ڈراتی ہے کہ کوئی کسی بھی کلمہ توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے اقرار کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر قرار نہیں دے سکتا۔

**رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا انذار:** آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہؓ سے بہت محبت رکھتے تھے وہ آپؐ کے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کے فرزند تھے۔ وہ ایک جنگ میں شامل تھے۔ جب گھمسان کا رن پڑا تو ایک کافر اُن کی زد میں آیا۔ انہوں نے حملہ کا قصد کیا تو وہ لا الٰہ الا اللہ پکار اُٹھا۔ مگر اسامہؓ نے اس کافر کے اس کلمہ پڑھنے کو اس کی جان بچانے کے فریب پر محمول کر کے اس کا کچھ خیال نہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو اسامہؓ سے سخت آزردہ ہوئے۔ اسامہؓ نے

عرض کیا یارسول اللہؐ! اس نے صرف تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھا۔ فرمایا اے اسامہؓ! کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ پھر برابر فرماتے رہے اے اسامہ! قیامت کے دن اس کلمے کا کیا جواب دو گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان باب 52)

ایک اور واضح حدیث اس ضمن میں پیش ہے۔ صحیح مسلم میں طارق بن اشیم سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور جو چیز کہ سوائے خدا کے پوجی جاتی ہو درخت ہو یا پتھر یا قبر، اس سے انکار کرے تو اس کا مال اور خون حرام ہے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

پھر بخاری و مسلم میں دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروق اور جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں۔ سو جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنا مال اور جان بچالی مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ ہے۔ اور اس کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اس کا جان اور مال لینا حرام ہے اور اگر وہ خوف سے ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اس سے خدا حساب لے گا۔ دلوں کے حال دریافت کرنے کا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں۔

(بحوالہ مشارق الانوار مؤلفہ امام رضی اللہ حسن صنعانیؒ۔ اردو ترجمہ و فوائد از مولانا خرم علی صفحہ 8-9)

## آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ:

بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ ایک یہودی لڑکا بیمار ہوا اور جب وہ مرنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اسلام لے آؤ۔ چنانچہ وہ یہودی لڑکا مسلمان ہو گیا تو آپؐ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس لڑکے کو آگ سے بچا لیا۔"

(تجرید بخاری مترجم جلد اول صفحہ 263)

اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس یہودی لڑکے نے محض زبان سے اسلام کا اقرار کیا۔ اُسے عمل کی کوئی توفیق نہیں ملی، نہ موقعہ ملا لیکن وہ مسلمان شمار ہوا۔ اسے آپؐ نے جہنم کی آگ سے بچنے کی خوشخبری دی۔

## کسی کو کافر، فاسق کہنے کی ممانعت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لوگوں کو باقاعدہ طور پر دوسروں کو (امتی بھائیوں کو) کافر، فاسق وغیرہ کہنے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا رُدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ۔ (بخاری کتاب الادب باب ما ینھیٰ عن السباب)

یعنی کوئی شخص کسی دوسرے پر فاسق ہونے کی تہمت نہ لگائے اور نہ ہی کافر ہونے کی۔ اس لئے کہ یہ تہمت لگانے والے پر لوٹ کر آتی ہے۔ اگر وہ (جس پر تہمت لگائی گئی ہے) اس کا (خدا کی نظر میں) مستحق نہیں۔ اسی طرح فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تأویل فھو کما قالہ)

## بے جا فتووں کی ممانعت:

لوگ بلا سوچے سمجھے یا یوں کہنا چاہیے کہ بلا خوف دوسروں کے بارے میں فتوے جڑ دیتے ہیں کہ ہم تو فلاں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس کی فلاں فلاں

## 128واں جلسہ سالانہ قادیان۔2023ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 29، 30 اور 31 دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

کمزوری کی وجہ سے ہمیں اس کے ایمان پر یقین نہیں ہے وغیرہ لیکن وہ یہ بات نہیں سمجھتے کہ جس بات کو معمولی خیال کر کے وہ اپنے منہ سے نکال رہے ہیں وہ کس قدر خوفناک نتائج کی حامل ہے اور انہیں کتنے بڑے گناہ کا مرتکب بنا رہی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: مَنْ اُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ۔ (سنن ابوداؤد کتاب العلم باب التوقی فی الفتیاء) یعنی جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

**فتوے بازوں کا عمومی نظریہ:**

یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ فتوے بازی کا دھندہ کرنے والوں نے عجیب شغل اپنا رکھا ہے کہ لوگوں کے دلوں کی کیفیت (جس پر کسی دوسرے انسان کو دسترس ہو ہی نہیں سکتی) از خود بیان کرتے اور اس پر بھی فتویٰ کفر وفسق جڑ دیتے ہیں۔ اس میں پہلی بات تو ذہن میں رہنی چاہئے کہ کسی کو کافر، ملحد، فاسق یا مشرک وغیرہ قرار دے کر اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا یہ کسی کا اختیار نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ نے یہ اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں دیا۔

دوسرے یہ کہ جو شخص کسی دوسرے انسان کے بارہ میں یہ فتویٰ دے کہ اس کے دل میں یہ بات ہے، وہ تو خود خدائی کا دعویدار بن بیٹھا ہے کیونکہ دلوں کے رازوں تک خدا کے علاوہ کسی کو رسائی حاصل نہیں۔ سو خدائی کا دعویدار شخص کسی پر کیا فتویٰ دے گا کہ وہ کافر ہے فاسق ہے یا مشرک وغیرہ ہے۔

تیسری بات یہ کہ اللہ اور اس کے رسول نے قطعی طور پر کسی بھی شخص کو یہ اختیار دیا ہی نہیں کہ وہ کسی کے بارہ میں اپنی رائے دے اور اسے پھیلائے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جو شخص کلمۂ توحید پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا ہے وہ اس اقرار پر عملی رنگ میں کس قدر قائم ہے۔ یہ اس کا اور خدا کا معاملہ ہے۔ یہی حقیقت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل سے اخذ ہوتی ہے۔

دورِ آخرین میں اسلام کا عالمگیر غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہے جو صحیح اسلامی عقائد کی علمبردار اور حقیقی اسلام کی ترجمان ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ایمان پر قائم رکھے اور مخالفین اور حاسدین کے شر سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

## 100 سال قبل ستمبر 1923ء

❁ **درس القرآن کا آغاز:**

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ حضور نے 2 ستمبر سے درس قرآن کریم دینا شروع فرمادیا ہے۔

(الفضل 7 ستمبر 1923ء صفحہ 1)

❁ **دنیا بھر کے اتحاد کیلئے قادیان سے وفد دہلی پہنچا:**

حکیم اجمل خان صاحب، محمد علی صاحب جوہر، ڈاکٹر انصاری صاحب کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم، چودھری فتح محمد صاحب سیال امیر وفد المجاہدین اور حضرت خان صاحب ذوالفقار علی صاحب (علی برادران کے بڑے بھائی) کو دہلی بھجوایا۔ یہ وفد 19 ستمبر 1923ء کو دہلی پہنچا۔ حضورؓ نے اس وفد کے ساتھ مسلم لیڈروں کے نام ایک خط بھیجا۔ جس میں آپؓ نے تحریر فرمایا:

’’مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہندو مسلم اتحاد ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے اتحاد کیلئے ہماری جماعت بے چین ہے اور ہمارے عظیم مقاصد میں ایک یہ بھی ہے کہ دنیا میں سے تفرقہ اور انشقاق مٹ جائے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے کہ موجب اختلاف کو معلوم کر کے ایسے اسباب مہیا کئے جائیں جن سے دائمی صلح اور آشتی پیدا ہو کر تمام اقوام عالم میں امن قائم ہوسکے۔ نہ یہ کہ ایسی صلح کی جائے جو دیرپا نہ ہو۔ جس کے نتیجہ میں کسی اور جنگ کے سامان پیدا ہونے شروع ہوجائیں۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 392 تا 393)

❁ **احمدی مبلغین کو سیلون میں داخل ہونے کی اجازت:**

یہ خبر بڑی خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ مخالفین کی بے جا کوششوں سے سیلون میں احمدی مبلغین کے داخل ہونے کی جو ممانعت 1915ء سے جاری تھی۔ وہ بعض شرائط کے ماتحت گورنمنٹ سیلون نے ہٹادی ہے۔ اگرچہ وہ شرائط بھی سخت تکلیف دہ اور جائز آزادی میں رکاوٹ کا موجب ہیں۔ لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ حکام سیلون پر جب احمدی مبلغین کی امن پسندی اور قانونی پابندی اچھی طرح واضح ہوجائے گی۔ تو ان لوگوں کے دھوکہ میں نہ رہیں گے جو احمدیوں سے عداوت اور دشمنی کی وجہ سے ان کے خلاف جھوٹی رپورٹیں کرتے رہتے ہیں۔

(الفضل 11 ستمبر 1923ء صفحہ 4)

# عقائدِ احمدیت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جناب من! بیشتر اس کہ مَیں کوئی اور بات کہوں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کسی نئے مذہب کی پابند نہیں ہے بلکہ اسلام اِس کا مذہب ہے اور اس سے ایک قدم ادھر ادھر ہونا موجب شقاوت خیال کرتی ہے۔ اس کا نیا نام نئے مذہب پر دلالت نہیں کرتا ہے بلکہ اس کی صرف یہ غرض ہے کہ یہ جماعت ان دوسرے لوگوں سے جو اسی کی طرح اسلام کی طرف اپنے آپکو منسوب کرتے ہیں، ممتاز حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش ہو سکے۔ اسلام ایک پیارا نام ہے جو خود خدا تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بخشا ہے اور اس نام کو ایسی عظمت دی ہے کہ اس کے متعلق وہ پہلے انبیاء کے ذریعے پیشگوئیاں کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (الحج:79) یعنی اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ پہلی کتابوں میں بھی اور اس کتاب میں بھی۔ چنانچہ جب ہم پہلی کتب کو دیکھتے ہیں تو یسعیاہ میں یہ پیشگوئی اب تک درج پاتے ہیں کہ

”تو ایک نئے نام سے کہلائے گا جسے خداوند کا منہ خود رکھ دے گا۔“

(یسعاہ باب 62 آیت 2)

پس اس نام سے زیادہ مقدس نام اور کونسا ہوسکتا ہے جسے خود خدا نے اپنے بندوں کے لئے چنا اور جسے اس قدر بزرگی دی کہ پہلے نبیوں کی زبان سے اس کے لئے پیشگوئیاں کرائیں اور کون ہے جو اس مقدس نام کو چھوڑنا پسند کرسکتا ہے؟ ہم اس نام کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو اپنی حقیقی حیات کا موجب۔ مگر چونکہ اس زمانے میں مختلف لوگوں نے اپنے اپنے خیال کی طرف رجوع کر کے اپنے مختلف نام رکھ لئے ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان سے اپنے آپ کو ممتاز کرنے کے لئے کوئی نام اختیار کیا جاتا۔ اور بہترین نام اس زمانے کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے احمدی ہی تھا۔ کیونکہ یہ زمانہ رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کا زمانہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ پس آپ کی صفت احمدیت کے ظہور کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نام سے بہتر کوئی امتیازی نام اس وقت نہیں ہوسکتا تھا۔

غرض ہم سچے دل سے مسلمان ہیں اور ہر ایسی بات کو جس کا ماننا ایک سچے مسلمان کے لیے ضروری ہے مانتے ہیں اور ہر وہ بات جس کا رد کرنا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے اسے رد کرتے ہیں اور وہ شخص جو باوجود تمام صداقتوں کی تصدیق کرنے اور اللہ تعالیٰ کے تمام احکام کو ماننے کے ہم پر کفر کا الزام لگاتا ہے اور کسی نئے مذہب کے ماننے والا قرار دیتا ہے وہ ہم پر ظلم کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے۔ انسان اپنے منہ کی بات پر پکڑا جاتا ہے نہ کہ اپنے دل کے خیال پر۔ کون کہہ سکتا ہے کہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ جو شخص کسی دوسرے پر الزام لگاتا ہے کہ جو کچھ یہ منہ سے کہتا ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ دلوں کا جاننے والا صرف اللہ ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی کے دل میں کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ سے زیادہ عارف کون ہوگا۔ آپ اپنی نسبت فرماتے ہیں۔

اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْئٍ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا (ترمذی ابواب الاحکام باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ)

یعنی تم میں سے بعض لوگ میرے پاس جھگڑا لاتے ہیں اور مَیں بھی آدمی ہوں۔ ممکن ہے کہ کوئی آدمی تم میں سے دوسرے کی نسبت عمدہ طور پر جھگڑا کرنے والا ہو۔ پس اگر مَیں تم میں سے کسی کو اس کے بھائی کا حق دلا دوں تو مَیں اسے ایک آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دیتا ہوں اسے چاہیے کہ اسے نہ لے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ اسامہ بن زیدؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج کا افسر بنا کر بھیجا۔ ایک شخص کفار میں سے ان کو ملا جس پر انہوں نے حملہ کیا۔ جب وہ اس کو قتل کرنے لگے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا ہے اس پر اسامہؓ نے کہا یا رسول اللہ وہ ڈر سے اسلام ظاہر کرتا تھا آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِہٖ (مسند احمد حنبل جلد 5 صفحہ 207) تو نے اس کا دل پھاڑ کر کیوں نہ دیکھا۔ یعنی تجھے کیا معلوم تھا کہ اس نے اظہار اسلام ڈر سے کیا تھا یا سچے دل سے کیونکہ دل کا حال انسان سے پوشیدہ ہوتا ہے۔

غرض فتویٰ منہ کی بات پر لگایا جاتا ہے نہ کہ دل کے خیالات پر۔ کیونکہ دل کے خیالات سے صرف اللہ تعالیٰ آگاہ ہوتا ہے اور جو بندہ کسی کے دل کے خیالات پر فتویٰ لگاتا ہے وہ جھوٹا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور قابل مواخذہ ہے۔

پس ہم لوگ یعنی جماعت احمدیہ کے افراد جبکہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو کسی کا یہ حق نہیں کہ وہ یہ فتویٰ ہم پر لگائے کہ ان کا اسلام صرف دکھاوے کا ہے، ورنہ یہ دل سے اسلام کے منکر ہیں یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے اور کوئی نیا کلمہ پڑھتے ہیں یا نیا قبلہ انہوں نے بنا رکھا ہے۔ اگر ہماری نسبت اس قسم کی باتیں کہنی جائز ہیں تو ہم پر اس قسم کے الزامات لگانے والوں کی نسبت ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ ظاہر میں اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنے گھروں میں جا کر یہ لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسلام کو نعوذ باللہ گالیاں دیتے ہیں۔ مگر ہم لوگ کسی مخالفت کی وجہ سے حق کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم کسی پر فتویٰ اس بناء پر نہیں لگاتے کہ یہ ظاہر کچھ اور کرتا ہے اور اس کے دل میں کچھ اور ہے۔ بلکہ ہم شریعت کے حکم کے ماتحت اسی بات پر بحث کرتے ہیں جسے انسان آپ ظاہر کرتا ہے۔

اس کے بعد مَیں جناب آپ کے سامنے اپنی جماعت کے عقائد پیش کرتا ہوں تا کہ جناب غور فرما سکیں کہ ان عقائد میں کونسی بات خلاف اسلام ہے۔

(1) ہم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ موجود ہے اور اس کی ہستی پر ایمان لانا سب سے بڑی صداقت کا اقرار کرنا ہے نہ کہ وہم و گمان کی اتباع۔

(2) ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔ اُس کے سوا باقی سب کچھ مخلوق ہے اور ہر آن اس کی امداد اور سہارے کی محتاج ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ بیٹی نہ باپ نہ ماں نہ بیوی نہ بھائی وہ اپنی توحید اور تفرید میں اکیلا ہے۔

(3) ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور تمام عیوب سے منزہ ہے اور تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ کوئی عیب نہیں جو اس میں پایا جاتا ہو اور کوئی خوبی نہیں جو اس میں پائی نہ جاتی ہو۔ اس کی قدرت لا انتہا ہے اُس کا علم غیر محدود، اُس نے ہر ایک شے کا احاطہ کیا ہے اور کوئی چیز نہیں جو اس کا احاطہ کر سکے اور وہ اوّل ہے، وہ آخر ہے، وہ ظاہر ہے، وہ باطن ہے، وہ خالق ہے جمیع کائنات کا اور مالک ہے کُل مخلوق کا۔ اس کا تصرف نہ کبھی پہلے باطل ہوا نہ اب باطل ہے نہ آئندہ باطل ہوگا۔ وہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں، وہ قائم ہے اس پر کبھی زوال نہیں، اس کے تمام کام ارادے سے ہوتے ہیں نہ کہ اضطراری طور پر۔ اب بھی وہ اُسی طرح دنیا پر حکومت کر رہا ہے جس طرح کہ وہ پہلے کرتا تھا، اس کی صفات کسی وقت بھی معطل نہیں ہوتیں۔ وہ ہر وقت اپنی قدرت نمائی کر رہا ہے۔

(4) ہم یقین رکھتے ہیں کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں اور یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (النحل: 51) کے مصداق ہیں، اس کی حکمت کاملہ نے انہیں مختلف قسم کے کاموں کے لیے پیدا کیا ہے وہ واقع میں موجود ہیں، ان کا ذکر استعارۃً نہیں ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے اسی

طرح محتاج ہیں جس طرح کہ انسان یا دیگر مخلوقات' اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے ان کا محتاج نہیں' وہ اگر چاہتا تو بغیر ان کو پیدا کرنے کے اپنی مرضی ظاہر کرتا' مگر اس کی حکمت کاملہ نے اس مخلوق کو پیدا کرنا چاہا اور وہ پیدا ہوگئی جس طرح سُورج کی روشنی کے ذریعہ سے انسانی آنکھوں کو منور کرنے اور روٹی سے اُس کا پیٹ بھرنے سے اللہ تعالیٰ سُورج اور روٹی کا محتاج نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح ملائکہ کے ذریعہ سے اپنے بعض ارادوں کے اظہار سے وہ ملائکہ کا محتاج نہیں ہو جاتا۔

(5) ہم یقین رکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور اپنی مرضی ان پر ظاہر کرتا ہے یہ کلام خاص الفاظ میں نازل ہوتا ہے اور اس کے نزول میں بندے کا کوئی دخل نہیں ہوتا نہ اس کا مطلب بندے کا سوچا ہوا ہوتا ہے نہ اس کے الفاظ بندے کے تجویز کئے ہوئے ہوتے ہیں معنی بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں اور الفاظ بھی اسی کی طرف سے۔ وہی کلام انسان کی حقیقی غذا ہے اور اسی سے انسان زندہ رہتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے اُسے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ وہ کلام اپنی قوت اور شوکت میں بے مثل ہوتا ہے اور اس کی مثال کوئی بندہ نہیں لاسکتا وہ علوم کے بے شمار خزانے اپنے ساتھ لاتا ہے اور ایک کان کی طرح ہوتا ہے جسے جس قدر کھودو اسی قدر اس میں سے قیمتی جواہرات نکلتے چلے آتے ہیں بلکہ کانوں سے بھی بڑھ کر۔ کیونکہ اُن کے خزینے ختم ہوجاتے ہیں مگر اس کلام کے معارف ختم نہیں ہوتے۔ یہ کلام ایک سمندر کی طرح ہوتا ہے جس کی سطح پر عنبر تیرتا پھرتا ہے اور جس کی تہ پر موتی بچھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو اس کے ظاہر پر نظر کرتا ہے اس کی خوشبو کی مہک سے اپنے دماغ کو معطر پاتا ہے اور جو اس کے اندر غوطہ لگاتا ہے دولتِ علم و عرفان سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

یہ کلام کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی احکام و شرائع پر مشتمل ہوتا ہے کبھی مواعظ و نصائح پر' کبھی اس کے ذریعے سے علم غیب کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کبھی علم روحانی کی دفینے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ کبھی اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہے۔ اور کبھی اپنی ناپسندیدگی کا علم دیتا ہے۔ کبھی پیار اور محبت کی باتوں سے اس کے دل کو خوش کرتا ہے کبھی زجر و توبیخ سے اُسے اسی کے فرض کی طرف متوجہ کرتا ہے کبھی اخلاقِ فاضلہ کے باریک راز کھولتا ہے۔ کبھی مخفی بدیوں کا علم دیتا ہے غرض ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور وہ کلام مختلف حالات اور مختلف انسانوں کے مطابق مختلف مدارج کا ہوتا ہے اور مختلف صورتوں میں نازل ہوتا ہے اور تمام کلاموں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کئے ہیں قرآن کریم اعلیٰ اور افضل اور اکمل ہے اور اس میں جو شریعت نازل ہوئی ہے اور جو ہدایت دی گئی ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ کوئی آئندہ کلام اسے منسوخ نہیں کرے گا۔

(6) اسی طرح ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب کبھی بھی دنیا تاریکی سے بھر گئی ہے اور لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے ہیں بلا آسمانی مدد کے شیطان کے پنجے سے رہائی پانا اُن کے لئے مشکل ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنی شفقت کاملہ اور رحم بے اندازہ کے سبب اپنے نیک اور پاک اور مخلص بندوں میں سے بعض کو منتخب کر کے دنیا کی رہنمائی کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيۡهَا نَذِيۡرٌ (فاطر:25) یعنی کوئی قوم نہیں ہے جس میں ہماری طرف سے نبی نہ آچکا ہو اور یہ بندے اپنے پاکیزہ عمل اور بے عیب رویہ سے لوگوں کے لئے خضرِ راہ بنتے رہے ہیں اور ان کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی سے دنیا کو آگاہ کرتا رہا ہے جن لوگوں نے ان سے منہ موڑا وہ ہلاکت کو سونپے گئے اور جنہوں نے ان سے پیار کیا وہ خدا کے پیارے ہو گئے اور برکتوں کے دروازے ان کے لئے کھولے گئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر نازل ہوئیں اور اپنے سے بعد کو آنے والوں کے لئے وہ سردار مقرر کئے گئے اور دونوں جہانوں کی بہتری ان کے لئے مقدر کی گئی۔

اور ہم یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ یہ خدا کے فرستادے جو دنیا کو بدی کی ظلمت سے نکال کر نیکی کی روشنی کی طرف لاتے رہے ہیں' مختلف مدارج اور مختلف مقامات پر فائز تھے اور ان سب کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے سیدُ ولد آدم قرار دیا اور کَآفَّةً لِّلنَّاسِ مبعوث فرمایا اور جن پر اس نے تمام علوم کاملہ ظاہر کئے اور جن کی اُس نے اس رُعب و شوکت سے مدد کی کہ بڑے بڑے جابر بادشاہ ان کے نام کو سُنکر تھرا اٹھتے تھے اور جن کے لئے اس نے تمام

زمین کو مسجد بنا دیا' حتیٰ کہ چپہ چپہ زمین پر اُن کی اُمت نے خدائے وحدہٗ لاشریک کے لئے سجدہ کیا اور زمین عدل وانصاف سے بھر گئی بعد اس کے کہ وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر پہلے انبیاء بھی اس نبی کامل کے وقت میں ہوتے تو اُنہیں اس کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران: 82) اور جیسا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِىْ (الیواقیت الجواہر جلد 2 صفحہ 22 مطبوعہ مصر 1321 ہجری) اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری اطاعت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

(7) ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی مشکلات کو ٹالتا ہے وہ ایک زندہ خدا ہے جس کی زندگی کو انسان ہر زمانے میں اور ہر وقت محسوس کرتا ہے۔ اس کی مثال اس سیڑھی کی نہیں جسے کنواں بنانے والا بناتا ہے اور جب وہ کنواں مکمل ہو جاتا ہے تو سیڑھی کو توڑ ڈالتا ہے کہ اب وہ کسی مصرف کی نہیں رہی اور کام میں حارج ہوگی' بلکہ اُس کی مثال اس نور کی ہے کہ جس کے بغیر سب کچھ اندھیرا ہے اور اُس کی روح کی ہے جس کے بغیر چاروں طرف موت ہی موت ہے اس کے وجود کو بندوں سے جدا کر دو تو وہ ایک جسم بے جان رہ جاتے ہیں یہ نہیں ہے کہ اس نے کبھی دنیا کو پیدا کیا اور اب خاموش ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ وہ ہر وقت اپنے بندوں سے تعلق رکھتا ہے اور ان کے عجز و انکسار پر توجہ کرتا ہے اور اگر وہ اسے بھول جائیں تو وہ خود اپنا وجود انہیں یاد دلاتا ہے اور اپنے خاص پیغام رسانوں کے ذریعے ان کو بتاتا ہے کہ اِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرة: 186) میں قریب ہوں ہر ایک پکارنے والے کی آواز کو جب وہ مجھے پکارتا ہے سنتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ میری باتوں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ ہدایت پائیں۔

(8) ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص الخاص تقدیر کو دنیا امین جاری کرتا رہتا ہے۔ صرف یہی قانون قدرت اس کی طرف سے جاری نہیں جو طبعی قانون کہلاتی ہے' بلکہ اس کے علاوہ اس کی ایک خاص تقدیر بھی جاری ہے جس کے ذریعہ سے وہ اپنی قوت اور شوکت کا اظہار کرتا ہے اور اپنی قدرت کا پتہ دیتا ہے یہ وہی قدرت ہے جس کا بعض نادان اپنی کم علمی کی وجہ سے انکار کر دیتے ہیں اور سوائے طبعی قانون کے اور کسی قانون کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے اور اسے قانون قدرت کہتے ہیں حالانکہ وہ طبعی قانون تو کہلا سکتا ہے مگر قانون قدرت نہیں کہلا سکتا' کیونکہ اس کے سوا اس کے اور بھی قانون ہیں جن کے ذریعہ سے وہ اپنے پیاروں کی مدد کرتا ہے اور ان کے دشمنوں کو تباہ کرتا ہے بھلا اگر ایسے کوئی قانون موجود نہ ہوتے تو کس طرح ممکن تھا کہ ضعیف و کمزور موسیٰ فرعون جیسے جابر بادشاہ پر غالب آ جاتا۔ یہ اپنے ضعف کے باوجود عروج پا جاتا ہے اور وہ اپنی طاقت کے باوجود برباد ہو جاتا ہے' پھر اگر کوئی اور قانون نہیں تو کس طرح ہو سکتا تھا کہ سارا عرب مل کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تباہی کے درپے ہوتا مگر اللہ تعالیٰ آپ کو ہر میدان میں غالب کرتا اور ہر حملہ دشمن سے محفوظ رکھتا اور آخر دس ہزار قدوسیوں سمیت اس سرزمین پر آپؐ چڑھ آتے جس میں سے صرف ایک جان نثار کی معیت میں آپؐ کو نکلنا پڑا تھا۔ کیا قانون طبعی ایسے واقعات پیش کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ قانون تو ہمیں یہی بتاتا ہے کہ ہر ادنیٰ طاقت اعلیٰ طاقت کے مقابل پر توڑ دی جاتی ہے اور ہر کمزور طاقتور کے ہاتھوں سے ہلاک ہوتا ہے۔

(9) ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہین کہ مرنے کے بعد انسان پھر اٹھایا جائے گا اور اس کے اعمال کا اس سے حساب لیا جائے گا۔ جو اچھے اعمال کرنے والا ہوگا اس سے نیک سلوک کیا جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو توڑنے والا ہوگا اسے سخت سزا دی جائے گی اور کوئی تدبیر نہیں جو انسان کو اس بعثت سے بچا سکے' خواہ اس کے جسم کو ہوا کے پرندے یا جنگل کے درندے کھا جائیں۔ خواہ زمین کے کیڑے اس کے ذرے ذرے کو جدا کر دیں اور پھر ان کو دوسری شکلوں میں تبدیل کر دیں۔ اور خواہ اس کی ہڈیاں تک جلا دی جائیں' وہ پھر بھی اٹھایا

جائے گا اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حساب دے گا۔ کیونکہ اس کی قدرت کاملہ اس امر کی محتاج نہیں کہ اس کا پہلا جسم ہی موجود ہو تب ہی وہ اس کو پیدا کرسکتا ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ وہ اس کے باریک سے باریک ذرہ یا لطیف حصہ روح سے بھی پھر اس کو پیدا کرسکتا ہے اور ہوگا بھی اس طرح جسم خاک ہوجاتے ہیں مگر اُن کے باریک ذرات فنا نہیں ہوتے اور نہ وہ روح جو جسم انسانی میں ہوتی ہے خدا کے اذن کے بغیر فنا ہوسکتی ہے۔

(10) ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے منکر اور اس کے دین کے مخالف اگر وہ ان کو اپنی رحمت کاملہ سے بخش نہ دے ایک ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جسے جہنم کہتے ہیں اور جس میں آگ اور شدید سردی کا عذاب ہوگا جس کی غرض محض تکلیف دینا نہ ہوگی بلکہ ان میں ان لوگوں کی آئندہ اصلاح مدنظر ہوگی اُس جگہ سوائے رونے اور پیٹنے اور دانت پیسنے کے ان کے لئے کچھ نہ ہوگا حتیٰ کہ وہ دن آجائے جب اللہ تعالیٰ کا رحم جو ہر چیز پر غالب ہے ان کو ڈھانپ لے اور یَاْتِیْ عَلٰی جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْهَا اَحَدٌ وَ نَسِیْمُ الصَّبَا تُحَرِّکُ اَبْوَابَهَا کا وعدہ پورا ہوجائے۔

(معالم التنزیل فی التفسیر والتاویل مؤلفه ابی محمد الحسنین بن مسعود الجزء الثالث صفحه 243 مطبوعه دار الفکر میں اس روایت کے الفاظ یہ ھیں لیاتین علیٰ جهنم لیس فیها احد وذلک بعد مایلبثون احقابا)

(11) اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں اور اس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں پر ایمان لانے والے ہیں اور اس کے احکام پر جان و دل سے ایمان لاتے ہیں اور انکسار اور عاجزی کی راہوں پر چلتے ہیں اور بڑے ہوکر چھوٹے بنتے ہیں۔ اور امیر ہوکر غریبوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور اللہ کی مخلوق کی خدمت گزاری کرتے ہیں اور اپنے آرام پر لوگوں کی راحت کو مقدم رکھتے ہیں اور ظلم اور تعدی اور خیانت سے پرہیز کرتے ہیں اور اخلاق فاضلہ کے حامل ہوتے ہیں اور اخلاق رذیلہ سے مجتنب رہتے ہیں وہ لوگ ایک ایسے مقام پر رکھے جائیں گے جسے جنت کہتے ہیں اور جس میں راحت اور چین کے سوا دُکھ اور تکلیف کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی رضا انسان کو حاصل ہوگی اور اس کا دیدار اُسے نصیب ہوگا اور وہ اس کے فضل کی چادر میں لپیٹا جا کر اس کا ایسا قرب حاصل کرے گا کہ گویا اس کا آئینہ ہوجائے گا اور صفاتِ الٰہیہ اس میں کامل طور پر جلوہ گر ہوں گی۔ اور اس کی ساری ادنیٰ خواہشات مٹ جائیں گی اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوجائے گی اور وہ ابدی زندگی پا کر خدا کا مظہر ہوجائے گا۔

یہ ہمارے عقیدے ہیں اور ان کے سوا ہم نہیں جانتے کہ اسلام میں داخل کرنے والے عقائد کیا ہیں۔ تمام آئمہ اسلام اِنہیں باتوں کو عقائد اسلام قرار دیتے چلے آئے ہیں اور ہم ان سے اس امر میں بکلی متفق ہیں۔

(دعوۃ الامیر۔ انوار العلوم۔ جلد 7 صفحہ 329 تا 337)

☆......☆......☆


”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی“ (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

✱ ✱ ✱ پروپرائٹر حمید احمد غوری ✱ ✱ ✱

فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدرآباد، تلنگانہ

# اختلافی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

جماعتِ احمدیہ کے تمام عقائد اور شرائط بیعت کی بنیاد قرآنِ مجید پر ہے اور ہم یہ بات علیٰ وجہ البصیرت ایک چیلنج کے طور پر کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا بیان فرمودہ کوئی بھی عقیدہ یا بیان قرآنِ مجید سے ہرگز متصادم نہیں۔لیکن افسوس ہے کہ نام نہاد علماء احمدیت کر کفر کا فتویٰ عائد کر کے معصوم مسلمانوں کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لئے ذیل میں چار اہم عقائد پیش کئے جارہے ہیں۔

## (1)عقیدہ وفاتِ عیسیٰ علیہ السَّلام:

سورۃ المائدۃ کی آیت 117،118 میں قَالَ اللّٰهُ کے الفاظ ہیں۔جس کے معنی ہیں اللہ نے کہا۔لیکن اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے دریافت کرے گا کہ کیا تم نے لوگوں کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ تو وہ جواب دیں گے کہ مَیں جب تک قوم میں موجود رہا وہ نہیں بگڑی تھی مَیں ان کا نگران تھا۔لیکن فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو اُن کا نگران تھا مجھے ان کے بگڑنے کا کوئی علم نہیں۔عیسیٰ علیہ السلام کا یہ جواب اسی وقت درست ہوسکتا ہے جب یہ تسلیم کیا جائے کہ وہ وفات پا کر اپنی قوم سے ہمیشہ کیلئے جدا ہوگئے۔اگر یہ مانا جائے کہ قیامت سے قبل وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو پھر قیامت کے دن قوم کے بگڑنے سے ان کا لاعلمی کا اظہار جھوٹ ٹھہرتا ہے جو کسی طرح ممکن نہیں۔اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ وہ قوم کے بگڑنے سے قبل وفات پا گئے اور ان کے لئے دوبارہ دنیا میں آنا کسی طرح ممکن نہیں۔یاد رکھنا چاہئے کہ لفظ توفّی فعل ہے۔جب اس کا فاعل خدا ہو اور مفعول کوئی ذی روح ہو تو اس کے معنی سوائے قبض روح کے اور کچھ نہیں ہوتے اور قبض روح صرف دو طرح ہوتا ہے۔وفات کے ذریعہ یا نیند کی حالت میں۔جب نیند کی حالت میں قبض روح مراد ہو تو اس کے لئے قرینہ موجود ہوتا ہے ورنہ توفّی کے معنی ہمیشہ موت کے ہوتے ہیں۔عربی زبان میں ایک بھی ایسی مثال موجود نہیں جہاں توفّی کا لفظ ذی روح یعنی جاندار چیز کیلئے استعمال ہوا ہو اور خدا اس فعل کا فاعل ہو تو اس کے معنی قبض روح کے سوا کچھ اور بھی کئے جا سکتے ہوں۔اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

”مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔“

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402)

آپؑ فرماتے ہیں۔”مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔“

(فتح اسلام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 10 /حاشیہ)

نیز آپؑ فرماتے ہیں۔”مَیں باٰواز بلند کہتا ہوں کہ میرے پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام اور القاء سے حق کو کھول دیا ہے اور وہ حق جو میرے پر کھولا گیا ہے وہ یہ ہے کہ درحقیقت مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کی روح اپنے خالہ زاد بھائی یحییٰ کی روح کے ساتھ دوسرے آسمان پر ہے۔اس زمانہ کیلئے جو روحانی طور پر مسیح آنے والا تھا جس کی خبر احادیث صحیحہ میں موجود ہے وہ مَیں ہوں۔یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے جو لوگوں کی نظروں میں عجیب اور تحقیر سے دیکھا جاتا ہے اور میں کھول کر کہتا ہوں کہ میرا دعویٰ صرف مبنی بر الہام نہیں بلکہ سارا قرآن شریف اس کا مصدق ہے۔تمام احادیث صحیحہ اس کی صحت کی شاہد ہیں۔عقل خداداد بھی اس کی مؤید ہے۔“(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 203،204)

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“(ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)


K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

## (2) ختم نبوت کا عقیدہ:

جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ آنحضرتؐ خاتم النّبیّین ہیں۔ آپ کے سوا کوئی اور اس صفت سے متصف نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

''عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی''۔ (کشتی نوح صفحہ ۱۵ مطبوعہ 1903ء)

''اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیّین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی''۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 97 حاشیہ مطبوعہ 1907ء)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہوسکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی جو اس کو چھوڑے گا جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔'' (ملفوظات جلد 4۔ صفحہ 558)

## (3) امام مھدی کی بیعت کرنا:

حضرت محمد مصطفیؐ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جہاں امت کے تنزل وادبار کی خبر دی تھی وہاں آخری زمانہ میں نازل ہونے والے مسیح ومہدی کی بشارت بھی دی تھی۔ جن کے ذریعہ غلبہ اسلام مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی ماموراور امام آیا کرتے ہیں ان کو قبول کرنا اور ایمان لانا ضروری ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔'' جو شخص (خدا کے مقرر کردہ) امام کو قبول کئے بغیر مرگیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔' (مسند احمد بن حنبل جلد ۴، صفحہ ۹۶)

''جب تم اسے دیکھو تو اس کی ضرور بیعت کرنا خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی جانا پڑے۔ کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔'' (مستدرک حاکم کتاب الفتن والملاحم باب خروج المہدی)

## (4) جھاد کی حقیقت:

جہاد کے بارے میں موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو سخت غلطی لگی ہے۔ آج کل نادان مسلمانوں نے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ ہمارا دین چونکہ سچّا ہے اس لیے اس کے پھیلانے کے لیے جبر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔ نیز ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ آخری زمانے میں آنے والا مہدی بھی ایک خونی مہدی ہوگا۔ اگر کافر اس کے ہاتھ پر اسلام قبول نہیں کریں گے تو وہ ان کے ساتھ جنگ کرے گا اور ساری زمین کو ان کے خون سے بھر دے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ایسا گماں کہ مہدئ خونی بھی آئے گا | اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا |
| اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں | بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں |

پھر آپؑ کس شان سے فرماتے ہیں:

''اے اسلام کے عالمو اور مولویو! میری بات سنو! میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب جہاد کا وقت نہیں ہے۔ خدا کے پاک نبی کے نافرمان مت بنو، مسیح موعود جو آنے والا تھا آ چکا۔ اور اس نے حکم بھی دیا کہ آئندہ مذہبی جنگوں سے جو تلوار اور کُشت وخون کے ساتھ ہوتی ہیں باز آ جاؤ۔ تو اب بھی خون ریزی سے باز نہ آنا اور ایسے وعظوں سے مُنہ بند نہ کرنا طریق اسلام نہیں ہے۔'' (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 8 تا 9)

☆......☆......☆

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar,Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْر

# مکرم سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ گونڈہ مرحوم کا ذکر خیر

سید عارف علی
ننگل، قادیان

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم مولوی سید فضل باری صاحب ابن مکرم سید غلام ہادی صاحب مرحوم آف سونگڑا صوبہ اڈیشہ (انڈیا) 56 سال کی عمر میں بمقام لکھنؤ صوبہ یوپی میں 5رجون 2023ء کو بوجہ شوگر اور عارضہ قلب وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ مؤرخہ 6جون 1967 کو پیدا ہوئے۔ میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لئے اور سن 1990ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ سب سے پہلے نیپال کی جماعتِ احمدیہ پروسنی بھاٹا میں متعین ہوئے۔ اس علاقہ میں کئی بیعتیں کروانے کی توفیق ملی ہے۔ وہاں مختلف جماعتوں میں خدمت کرتے ہوئے پوکھرا جماعت میں بھی متعین ہوئے۔ جہاں تقرری کے دوران شدید مخالفت کا بڑے صبر اور حوصلہ سے سامنا کیا۔ مخالفین نے میاں بیوی دونوں کو بہت زدوکوب کر کے لہولہان کر دیا تھا۔ مخالفین کی نظروں سے بچتے ہوئے رات کو کھیتوں کے راستوں بچوں کو اٹھا کر جماعتِ احمدیہ پرسونی پہنچے۔

اس کے بعد آپ کا تبادلہ بتیا بہار میں ہوا۔ یہاں پر بھی مخالفین آپ کو جان سے مارنے کے طاق میں تھے۔ وہاں سے بھی جان بچا کر آپ بخیر وعافیت قادیان پہنچے تھے۔

انڈیا کی بڑی جماعتیں بھوبنیشور، یادگیر اور شاہ جہاں پور جیسی متعدد جماعتوں میں بخیر وخوبی تعلیم وتربیت اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا اور سینکڑوں بیعتیں کروانی کی توفیق بھی پائی۔ نیز کئی نئی جماعتیں قائم کرنی کی بھی توفیق ملی۔ اور 34 سال تک بطور کامیاب مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج، ملنسار اور نیک خادم سلسلہ تھے۔ نظام جماعت اور نظام خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ مرکز قادیان سے خاص لگاؤ تھا۔

مرحوم کے والد مکرم سید غلام ہادی صاحب مرحوم بھی واقف زندگی تھے اور وہ بھی ڈیوٹی کے مقام پر وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کے دادا مکرم سید صمصام علی صاحب مرحوم بھی صوبہ اڈیشہ کی جماعتوں میں بڑے معروف احمدی تھے۔ سید فضل باری صاحب مرحوم کی والدہ حضرت سید اختر الدین صاحب رضی اللہ عنہ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی پوتی تھیں۔ مرحوم کی اپنے وطن سے دؤر فیلڈ میں لکھنؤ کے ہسپتال میں وفات ہوئی۔ وفات سے دو روز قبل بات نہیں کر سکتے تھے۔ قادیان سے خاص محبت ہونے کی وجہ سے لکھ کر پیغام دیا کہ مَیں موصی ہوں کسی طرح میرا جنازہ قادیان پہنچا دینا۔ چنانچہ لکھنؤ سے مرحوم کا جنازہ قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ فرزانہ پروین صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں مکرمہ انجم باری صاحبہ، عزیزہ لبنیٰ پروین اور ایک بیٹا سید اجمل احمد یادگار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ آمین

اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ
اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

Sk.Abdul Rahim(SUNGRA)
Ghanimat Bibi - 9090900923
Pappu Cloth Store
Mobile No. 9438290211
SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

# اخبارِ مجالس

مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت مؤرخہ 7 جولائی 2023ء کو قادیان سے علی الصبح 4:30 بجے روانہ ہونے کے بعد شام 4 بجے جماعت احمدیہ آسنور پہنچے۔

**سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع اننت ناگ وضلع کولگام زون B:**

ضلع اننت ناگ وضلع کولگام زون بی کا سالانہ اجتماع مورخہ 9 جولائی کو جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر میں منعقد ہونا تھا۔مکرم صدر صاحب مورخہ 8 جولائی کو ناصر آباد پہنچے۔آپ نے اجتماع کی تیاریوں کا جائزہ لیا اور متعلقہ عہدیداران کے ساتھ میٹنگ کر کے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی اور بعض امور کی اصلاح کروائی۔

مورخہ 9 جولائی کو نماز تہجد باجماعت کے ذریعہ اجتماع کا آغاز ہوا۔ اس اجتماع میں مختلف علمی ورزشی مقابلہ جات اور دیگر تربیتی پروگرامز کا انعقاد عمل میں آیا۔علمی اور تربیتی نشستوں کی کارروائی مسجد میں منعقد ہوئی ۔ موصوف ان پروگرامز میں شامل رہے ۔ افتتاحی اور اختتامی تقاریب موصوف کی زیر صدارت منعقد ہوئیں۔ افتتاحی تقریب میں موصوف نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ بصیرت افروز پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے گزشتہ سال مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ مرکزی اجتماع کے موقعہ پر مرحمت فرمایا تھا۔اس پیغام میں حضور انور نے انصار اللہ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ امسال ہندوستان بھر کے اجتماعات ''تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے تھیم کے تحت منعقد ہو رہے ہیں۔موصوف نے اپنے صدارتی خطاب میں بھی اسی مناسبت سے تربیت اولاد کے سلسلہ میں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اختتامی تقریب میں موصوف نے اجتماعات کے انعقاد کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض اور تربیتی امور کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔اس اجتماع میں دونوں ضلعوں کی متعلقہ مجالس سے تسلی بخش تعداد میں نمائندگی تھی ۔ یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ منعقد ہوا۔الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

**دورہ مجالس ارونی، بونی گام، سند براری وشورت:**

مورخہ 10 جولائی کو موصوف نے ضلع اننت ناگ کی تین چھوٹی مجالس ارونی، بونی گام، اور سند براری کا دورہ کیا۔ان جماعتوں میں آس پاس کافی تعداد میں دیگر مسلمان آباد ہیں اور ان کی مخالفت بھی کرتے رہتے ہیں لیکن یہ احباب جماعت اللہ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور ہر طرح کی مخالفت برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ موصوف نے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی ۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان واخلاص میں ترقی عطا کرے۔آمین

مورخہ 10 جولائی کو مغرب کے وقت موصوف جماعت احمدیہ شورت پہنچے۔ یہاں پر بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ کی مجلس عاملہ کے ساتھ تفصیلی میٹنگ منعقد ہوئی ۔جس میں موصوف نے مجلس کے کاموں کا تفصیل سے جائزہ لیا۔شعبہ وائز ممبران سے ان کے سپرد کاموں کی


حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں'' (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعتِ احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

تفصیل پوچھی اور لائحہ عمل کے مطابق ہونے والے کاموں کی رپورٹ لی۔ رپورٹ لینے کے ساتھ ساتھ کمی بیشی کی طرف توجہ دلائی۔ تمام ممبران نے آئندہ اپنے شعبہ کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق دے۔ آمین

**دورہ مجالس آسنور و کوریل:**

مورخہ 11 جولائی کو موصوف نے ضلع کولگام زون اے کی دو مجالس آسنور اور کوریل کا دورہ کیا۔ بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ آسنور کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ منعقد ہوئی۔ مجلس عاملہ کے تمام ممبران کے کاموں کا شعبہ وائز موصوف نے جائزہ لیا اور لائحہ عمل کے مطابق سپرد کاموں کے تعلق سے رپورٹ حاصل کی۔ یہ ایک بڑی اور فعال مجلس ہے اور اللہ کے فضل سے اچھے رنگ میں یہاں کام ہو رہے ہیں۔ مزید بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تربیتی، تعلیمی اور تبلیغی کاموں میں مزید کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اسی روز بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ کوریل کی مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ منعقد ہوئی۔ یہاں پر بھی موصوف نے تمام ممبران سے شعبہ وائز اُن کے کاموں کی رپورٹ لی۔ یہاں پر بعض شعبوں میں کچھ کمیاں نظر آئیں۔ چنانچہ ان کمیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ممبران کو بہتری پیدا کرنے کی طرف موصوف نے توجہ دلائی۔ دونوں میٹنگز اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں۔ الحمد للہ۔

**دورہ مجالس محمود آباد، طاہر آباد:**

مورخہ 12 جولائی 2023ء کو موصوف نے دو مجالس محمود آباد اور طاہر آباد کا دورہ کیا۔ محمود آباد میں صبح 6:30 بجے مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران کے ساتھ مسجد میں میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں شعبہ وائز کاموں کا موصوف نے جائزہ لیا۔ یہاں پر اکثر انصار سوائے چند ایک کے ان پڑھ اور مزدور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن سب اللہ کے فضل سے اچھا جذبہ رکھتے ہیں۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ مجلس انصار اللہ کے کام بھی یہاں پر بہتر رنگ میں ہو رہے ہیں۔ جن جن امور میں کمی نظر آئی اُن کے تعلق سے متعلقہ ممبران کو بھی اور یہاں کے زعیم مجلس کو بھی موصوف نے توجہ دلائی۔

اسی روز بعد نماز مغرب مجلس طاہر آباد میں مجلس عاملہ انصار اللہ کی میٹنگ کا انعقاد مسجد میں عمل میں آیا۔ یہاں پر بھی شعبہ وائز موصوف نے کاموں کا جائزہ لیا۔ مجلس اور جماعتی کاموں کو مزید بہتر بنانے کی طرف تمام ممبران اور زعیم مجلس کو موصوف نے توجہ دلائی۔

**دورہ مسرور آباد، مانلو، صوفہ نامن:**

مکرم صدر صاحب مورخہ 13 جولائی 2023ء کو صبح 6:30 بجے حسب پروگرام مجلس مسرور آباد پہنچے۔ یہاں میٹنگ کر کے مجلس کے کاموں کی رپورٹ لیتے ہوئے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ 13 جولائی کو ہی موصوف نے ضلع شوپیان کی دو چھوٹی مجالس مانلو اور صوفہ نامن کا بھی دورہ کیا۔ مکرم امیر صاحب ضلع بھی ساتھ تھے۔ مانلو میں صدر صاحب جماعت، معلم سلسلہ اور بعض انصار سے ملاقات ہوئی۔ جماعتی اور مجلس کے کاموں کے حوالہ سے جائزہ لیا گیا۔

اس کے بعد موصوف مجلس صوفہ نامن پہنچے۔ یہ بھی چھوٹی مجلس ہے۔

| **طالب دعا:** | حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: | **پتہ:** |
|---|---|---|
| بی ایم خلیل احمد<br>ابن محترم بی ایم<br>بشیر احمد صاحب مرحوم<br>ابن محترم موسیٰ<br>رضا صاحب مرحوم<br>و فیملی | **”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے<br>جو تعصب سے کام نہیں لیتے<br>وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“**<br>(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان) | **جماعت احمدیہ<br>بنگلور، کرناٹک<br>فون نمبر:<br>9945433262** |

صدر صاحب، معلم صاحب سے ملاقات ہوئی اور جماعتی اور انصاراللہ کے کاموں کے حوالہ سے جائزہ لیا گیا۔ اس مجلس میں ایک ناصر کی طبیعت ناساز تھی اُن کے گھر جا کر موصوف نے عیادت کی۔

**سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ ضلع شوپیان و کولگام زون اے:**

مورخہ 15 اور 16 جولائی 2023ء کو جماعت احمدیہ ریشی نگر میں ضلع شوپیان اور ضلع کولگام زون اے کا مشترکہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ کا انعقاد عمل میں آنا تھا۔ چنانچہ حسب پروگرام مورخہ 14 جولائی کو موصوف بعد نماز عصر ریشی نگر پہنچے۔ یہاں پہنچ کر موصوف نے اجتماع کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ اسی طرح موقعہ پر جا کر بھی موصوف نے مختلف شعبہ جات کا جائزہ لیا اور کمی بیشی کی نشاندہی کرتے ہوئے ضروری ہدایات دیں۔

مورخہ 15 جولائی کو نماز تہجد باجماعت کے ذریعہ اجتماع کا آغاز ہوا۔ اگلے روز مورخہ 16 جولائی کو بھی تہجد باجماعت کا انتظام تھا۔ اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات اور دیگر تربیتی پروگرامز کا انعقاد عمل میں آیا۔ علمی اور تربیتی نشستوں کی کارروائی مسجد میں منعقد ہوئی۔ موصوف ان پروگرامز میں شامل رہے۔ افتتاحی اور اختتامی تقاریب موصوف کی زیر صدارت منعقد ہوئیں۔ افتتاحی تقریب میں موصوف نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ بصیرت افروز پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے گزشتہ سال مجلس انصاراللہ بھارت کے سالانہ مرکزی اجتماع کے موقعہ پر مرحمت فرمایا تھا۔ اس پیغام میں حضور انور نے انصاراللہ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی ہے چنانچہ اسی مناسبت سے موصوف نے اپنے صدارتی خطاب میں تربیت اولاد کے سلسلہ میں مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے شاملین اجتماع کو توجہ دلائی۔ دو روز تک اجتماع کے مختلف پروگرام جاری رہے اور مورخہ 16 جولائی کو شام 5 بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں موصوف نے اجتماعات کے انعقاد کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ دونوں ضلعوں کی متعلقہ مجالس سے تسلی بخش تعداد میں نمائندگی تھی۔ یہ اجتماع جماعت احمدیہ ریشی نگر میں نئی تعمیر شدہ وسیع و عریض اور عالی شان مسجد میں منعقد ہوا۔ اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مسرور'' تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے تمام پروگرام ہر لحاظ سے کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منعقد ہوئے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

**واپسی برائے قادیان دارالامان:**

مورخہ 17 جولائی 2023ء کو موصوف قادیان دارالامان کے لئے روانہ ہو کر رات 9 بجے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت قادیان دارالامان میں وارد ہوئے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

(عزیز احمد ناصر، نائب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

## مساعی مجلس انصاراللہ یاری پورہ:

مجلس انصاراللہ یاری پورہ (کشمیر) کی طرف سے غرباء، ضرورت مندوں کی امداد کرتے ہوئے ماہ اگست 2023ء میں ایک ہزار (1000/-) روپے پیش کئے گئے۔ دس بھوکے لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔ مسجد احمدیہ میں صفائی کے تعلق سے اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں تین وقار عمل ہوئے ہیں۔ جن میں انصار کافی شوق سے حاضر ہوئے۔

Prop: Sk. Ishaque
Phangudubabu : 7873776617
Tikili : 9777984319
Papu : 9337336406
Lipu : 9437193658
Faizan Fruits Traders
Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
فون نمبر: 1800 103 2131
وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

## سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ یاری پورہ:

مؤرخہ 2/اگست 2023ء کو مجلس انصاراللہ یاری پورہ کا ایک روزہ سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ باجماعت نماز تہجد سے اجتماع کا آغاز ہوا ہے۔ بعد نماز فجر خصوصی درس دیا گیا۔ وقفہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس میں انصار بہت ذوق وشوق سے شامل ہوئے۔ صبح ٹھیک 10 بجے افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم عبدالرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس انصاراللہ اور نظم کے بعد مکرم زعیم صاحب مجلس انصاراللہ نے ''تربیت اولاد کے سنہرے اصول'' کے عنوان پر ایک تقریر کی۔ جس میں موصوف نے قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام وخلفائے عظام کے ارشادات کی روشنی میں بچوں کی تربیت پر نہایت مؤثر نصیحت کی۔ بعدازاں مکرم صدر اجلاس نے اجتماع سے بھرپور استفادہ کرنے کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد حسنِ قرأت، نظم خوانی، تقاریر جیسے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات کیلئے انصار نے کئی دنوں سے بہت اچھی تیاری کی ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے مقابلہ جات کافی معیاری رہے ہیں۔

بعد نماز ظہر وعصر جمع اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

## پکنک مجلس انصاراللہ یاری پورہ:

مؤرخہ 7 ستمبر 2023ء کو مجلس انصاراللہ یاری پورہ کے زیر انتظام ایک مشترکہ پکنک کا پروگرام عمل میں لایا گیا۔ جس میں انصار کی نگرانی میں خدام، اطفال بھی شامل ہوئے۔ اس کے لئے پہلگاؤں کی وادی میں جانے کا پروگرام طے ہوا۔ چنانچہ روانگی سے قبل مکرم احمد صادق راتھر صاحب مقامی مبلغ سلسلہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد مقررہ مقام پر پہنچ کر نہر میں اور وادی کے خوبصورت مقامات میں سیر کرتے ہوئے انصار لطف اندوز ہوئے۔ بعد نماز ظہر وعصر جمع دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد یہ قافلہ بخیر وعافیت واپس یاری پورہ پہنچ گیا۔ اس پکنک میں کل (23) افراد کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ، یاری پورہ، کشمیر)

## تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ شیموگہ:

مؤرخہ 24/اگست 2023ء کو زیر اہتمام مجلس انصاراللہ شیموگہ ایک تربیتی اجلاس مکرم میر موسیٰ حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ شموگہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مبارک احمد نسیم صاحب نے تلاوت کی۔ جس کے بعد مکرم صدر اجلاس نے عہد انصاراللہ دہرایا۔ جبکہ مکرم طاہر مبین صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدازاں مکرم میر مظہر الحق صاحب نے حدیث پیش کی۔ بعدہٗ مکرم مبشر احمد معاذ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھ کر سنایا ہے۔ جبکہ مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی راشد جمالی صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ آخر پر مکرم صدر اجلاس نے نماز، تلاوت قرآن مجید جیسے بنیادی تربیتی امور کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔ جس سے اجلاس اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجلاس میں (60) انصار حاضر ہوئے جبکہ دیگر (30) خدام

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

''کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔'' (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

واطفال بھی شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ ہمیں خلیفہ وقت کے منشاء مبارک کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

## تقریب یوم آزادی شموگہ:

مؤرخہ 15/اگست 2023ء کو یوم آزادی کے موقعہ پر جماعتِ احمدیہ شیموگہ (کرناٹک) کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کے احاطہ میں شایان شان طریق سے ترنگا لہرایا گیا۔اس پروگرام کی صدارت مکرم میر موسیٰ حسین صاحب امیر جماعتِ احمدیہ شیموگہ نے کی۔جبکہ جناب حرشوردھن صاحب CBI Officer بطور مہمان خصوصی تشریف لائے۔موصوف نے ترنگا لہرایا۔قومی ترانہ کے بعد ایک مختصر پروگرام منعقد کیا گیا۔اس پروگرام کا آغاز مکرم راشد جمال صاحب مربی سلسلہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔بعدازاں مکرم محمد سفیان صاحب اور ان کی ٹیم نے ایک ترانہ پیش کیا۔بعدۂ مکرم طارق احمد ادریس صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر کنڑا ایڈیشن نے حب الوطن من الایمان کے عنوان سے مختصر تقریر کی۔بعدازاں جناب Harshwardhan صاحب نے یوم آزادی کے حوالہ سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔بعدازاں مکرم صدر اجلاس نے یوم آزادی کی مبارک بادی دیتے ہوئے بھارت کی ترقی کیلئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلا کر اجتماعی دعا کروائی۔جس سے پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

مکرم میر اعظم ذاکر صاحب سیکرٹری امور عامہ شموگہ نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔یوم آزادی کی خوشی میں تمام حاضرین کیلئے شیرینی کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔جبکہ ایک سو سے زائد غرباء کو ناشتہ تقسیم کیا گیا۔الحمدللہ

(عبدالغنی اشرف۔زعیم مجلس انصاراللہ شیموگہ)

## تقریب یوم آزادی سینٹ تھامس:

مؤرخہ 15/اگست 2023ء کو یوم آزادی کے موقعہ پر جماعتِ احمدیہ سینٹ تھامس کے زیر انتظام ایک تقریب منعقد ہوئی۔جس میں غیروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ہندوستان کا پرچم لہرانے سے تقریب کا آغاز ہوا۔بعدۂ قومی ترانہ پڑھا گیا۔بعدازاں مکرم مربی صاحب نے حب الوطن من الایمان کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات اور جماعتِ احمدیہ کا مؤقف پیش کیا۔بعدۂ یوم آزادی کی خوشی میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔اجتماعی دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔اس سے غیروں پر مثبت اثر پڑا۔

## تربیتی اجلاس سینٹ تھامس:

مؤرخہ 21/اگست 2023ء کو بروز اتوار بعد نماز عصر مجلس انصار اللہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت خاکسار زعیم مجلس انصاراللہ منعقد ہوا۔مکرم مبارک احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔جس سے اجلاس کا آغاز ہوا۔خاکسار نے عہدِ مجلس انصاراللہ دہرایا۔جبکہ مکرم رمضان علی صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد مکرم عبدالملک صاحب نے حدیث پیش کی۔بعدۂ مکرم مظفر احمد صاحب نے تامل نظم پڑھ کر سنائی۔اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم سلیم اللہ صاحب نے کی جبکہ دوسری تقریر مکرم یوعرفان احمد صاحب نے کی۔آخر پر خاکسار نے خلافت سے وابستگی کے ذرائع پر روشنی ڈالتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔جس سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسجد میں بیٹھ کر انصار نے دعائیہ خطوط لکھے۔جنہیں مرکز بھجوایا گیا۔الحمدللہ

(زعیم مجلس انصاراللہ سینٹ تھامس، تامل ناڈو)

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)


ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

## تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ تامل ناڈو:

مورخہ 16/جولائی 2023ء کو بمقام کوئمبٹور صبح 10 بجے خاکسار کی زیرصدارت، تلاوت کلام پاک سے پروگرام شروع ہوا۔مکرم ایم تاج الدین صاحب (نائب صدر ساؤتھ انڈیا)، مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی، مکرم مولوی پی عبدالناصر صاحب، مکرم مولوی ابوالحسن صاحب، مکرم مولوی ضیاء الحق صاحب (مبلغین کرام تمل ناڈو) نے مختلف تربیتی عناوین پر کلاسز میں پڑھانے کی توفیق پائی۔

بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت مکرم انصار الدین صاحب ناظم ضلع کوئمبٹور سوال وجواب کا پروگرام منعقد ہوا۔اس میں انصار اراکین کے علاوہ خدام نے بھی شرکت کی۔ احباب کے مختلف سوالات کا خاکسار اور سٹیج پر رونق افروز دیگر مبلغین کرام نے جواب دیا۔ یہ دلچسپ نشست ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

اختتامی اجلاس مکرم ذاکر حسین صاحب (امیر جماعت کوئمبٹور) کی زیرصدارت منعقد ہوا۔کل 80 افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس پروگرام میں ایک ایسے ناصر بھی شامل ہوئے تھے جو چند سال سے جماعت سے رابطہ میں نہیں تھے۔ پروگرام کے اختتام پر موصوف ازخود مکرم امیر صاحب کی خدمت میں تشریف لاکر پُرنم آنکھوں کے ساتھ معانقہ کرکے کہنے لگے کہ ’’ اس پروگرام کو سننے کے بعد مجھے نظامِ خلافت اور جماعت کی عظیم الشان برکات کا علم ہوا۔افسوس کہ مَیں دور جا پڑا تھا۔آئندہ تمام جماعتی پروگراموں میں شامل ہونے کی کوشش کروں گا۔انشاءاللہ۔‘‘

مورخہ 18/جولائی 2023ء کو بمقام وانیمبلم (ضلع مالاپورم) صبح 10 بجے خاکسار کی زیرصدارت تلاوت کلام پاک سے پروگرام شروع ہوا۔مکرم مولوی ایم علی کنجو صاحب، مکرم مولوی شبیل احمد صاحب (مبلغین کرام) مکرم مولوی ٹی کے محمود صاحب، مکرم مولوی کے وائی شمس الدین صاحب، مکرم مولوی ھدایت اللہ خان ثقافی (معلّمین کرام) نے مختلف عناوین پر تربیتی کلاسز لینے کی سعادت پائی۔

بعد نماز ظہر وعصر جمع زیر صدارت مکرم سی اینچ صدیق صاحب ناظم ضلع مالاپورم، شاملین کے تأثرات پر مبنی پروگرام میں بعض احباب نے اپنی بیعت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔اختتامی اجلاس مکرم امیر علی صاحب (امیر ضلع مالاپورم) کی زیرصدارت منعقد ہوا۔کل 50 افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔الحمدللہ

(اینچ شمس الدین، قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت)

Ph:09419049823

Ph:09622584733

’’مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں
کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں
سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے
زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔‘‘ (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979